صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 2 جون 2021ء بمطابق 21 شوال 1442 ہجری سہ پہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا o وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا o رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا o یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْاؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا o یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا o یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔

(ترجمہ): ارشاد ہے جس روز بے ایمان لوگوں کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے کہ "کاش ہم نے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی۔ اور کہیں گے کہ "اے رب ہمارے، ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست اور ہدایت کے راستے سے بے راہ کر دیا۔ اے رب، ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر"۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اُن لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیتیں دی تھیں، پھر اللہ نے اُن کی بنائی ہوئی باتوں سے اُس کی براءت فرمائی اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھا ۔ اے ایمان لانے والو، اللہ سے ڈرو اور ٹھیک سچی بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے

قصوروں سے در گزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔
وآخِرُالدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

رسمی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ جی، (قطع کلامیاں) کوئسچنز آور: اس لئے میں، (قطع کلامیاں) ایک منٹ جی میری بات سن لیں، یہ ایجنڈا جو ہے ایک منٹ جی، یہ ایجنڈا جو ہے یہ اپوزیشن کا دیا ہوا ہے۔

جناب منور خان: میرا سپیکر صاحب، بہت اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے، اس کو لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، پوائنٹ آف آرڈر ہے، اگر کوئی غلط کام ہو رہا ہے، اس کے بعد بات کریں جب شروع ہوئے ایشو۔ (قطع کلامیاں) ایک منٹ، ایک منٹ ایک منٹ، ایک منٹ سر، اگر اجلاس شروع ہو جائے اور اس میں غلطی ہو تب آپ بات کریں، ابھی کوئسچنز آور، کوئسچنز آور کوئسچن نمبر 11335، مسز حمیرا خاتون صاحبہ، مسز حمیرہ خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ، حمیرا خاتون صاحبہ، حمیرا خاتون صاحبہ جی۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر، یہ ہمارے علاقے میں لوگ لینڈ مائنز سے مر رہے ہیں اور۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا جو یہ سوال میں نے پوچھا ہے اس میں مجھے جو جواب دیا گیا ہے، اس میں کچھ Contradiction ہے، ایک تو یہ یہاں پہ پوچھا گیا سوال جو ہے، اس میں پوری وضاحت نہیں بتائی گئی، پولیو کے قطرے پلانے والی ٹیموں کے ہمراہ ڈیوٹی اور محکمہ پولیس کے اہلکاروں کی ضلع وار تعداد انہیں دی جا رہی، یہاں پہ جو کانسٹیبل رینک کے اہلکاروں کی یومیہ 250 روپے اور اس سے بالا اہلکاروں کی، ایک دو منٹ دیدیں، سپیکر صاحب ان کو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، میں تمام آنریبل ممبرز سے، یو ہ° جی خبرہ داورہ، میں تمام ممبرز سے ریکویسٹ کرتا ہوں، مفتی صاحب، آپ سن لیں پہلے، آپ پہلے یہاں پہ بولیں یا اپنی سیٹ پہ بولیں، عصام الدین صاحب، عصام الدین صاحب، آپ بات سنیں، یا آپ کو سیٹ پہ موقع ملے گا یا آپ یہاں سے بولتے

رہیں، بولتے ہیں یہاں پہ چلیں بولیں، یہاں پہ بولتے رہیں یا آپ اپنی سیٹ پہ جائیں گے یا یہاں پہ بولتے جائیں گے۔ ایک منٹ، ایک منٹ، ان کو ذرا طریقہ بتائیں، ان کو ذرا طریقہ سمجھائیں طریقہ ان کو، مولانا صاحب، یہ پرائمری سکول نہیں ہے پرائمری سکول، جس طرح Behave کررہے ہیں، یہ پرائمری سکول نہیں ہے، ایک منٹ، یہ ایجنڈا ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ، آپ ایم پی اے ہیں، آپ ایم پی اے ہیں، آپ کے پارلیمانی لیڈر اور اپوزیشن لیڈر صاحب نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر ایک ایجنڈا دیا ہے، اس ایجنڈے کو میں Follow کروں گا اگر اس طرح نہیں ہے، تمام اپوزیشن اپنا ایجنڈا واپس لیں، میں Open کردوں گا، آپ اپوزیشن لیڈر سے بات کریں، پارلیمانی لیڈر سے، آپ اپنا ایجنڈا واپس کریں، آپ اپنا ایجنڈا واپس لیں، میں تمام لوگوں کو موقع دیتا ہوں، آپ ایجنڈا ابھی دیتے ہیں پھر اپنی سیٹوں پہ تمام کھڑے ہو جاتے ہیں، بچوں جیسی حرکتیں نہ کریں مولانا صاحب، آپ بچے بنے ہوئے ہیں۔ اب میں تمام آنریبل ممبرز سے اور Specially اپوزیشن سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ اس ایک بندے کو میں بات کرنے کی اجازت دے رہا ہوں اس کے بعد میں ایجنڈا چلاؤں گا جی، آپ متفق ہیں؟ ٹھیک ہے جی، مولانا عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ سپیکر صاحب، جیسے اس ذمہ دار فورم پر میں بطور ایک ذمہ دار ایم پی اے جنوبی وزیرستان محسود ایریا سے ایک نمائندہ کے طور پر وہاں کے لینڈ مائنز کی صفائی کے حوالے سے بارہا بات کرچکا ہوں، بارہا یہاں اپنا احتجاج ریکارڈ کرا چکا ہوں۔ پرسوں میں یہاں ان معصوموں کی تصویریں بنا کر لایا تھا تاکہ شاید ان تصویروں کو دیکھ کر کسی پر کوئی اثر ہو، ان تصویروں کو دیکھ کر شاید کوئی ان بچوں کی فریاد سنے۔ ابھی تک سینکڑوں واقعات ہو چکے ہیں، حکومت کے لئے اس میں کیا مشکل ہے کہ وہاں فوری بنیادوں پر ٹیمیں تشکیل دی جائیں اور صفائیاں ہو سکیں، وہاں جو لینڈ زمائنز کے اپریشنوں کے دوران لینڈ زمائنز جو بچھائے گئے ہیں اور 28 مئی کو ایک واقعہ ہوا جس میں ایک بندہ شدید زخمی ہوا، 30 مئی کو ایک واقعہ ہوا جس میں ایک معصوم بچی ہاتھ پاؤں سے محروم ہوگئی، ابھی کل ہی کا واقعہ ہے، کل ایک واقعہ ہوا، میں میڈیا سے کہ تین بچے، یہ تین بچے اس میں شہید ہوگئے، ان کی تصویروں کو دیکھیں تین بچے شہید ہوگئے، دو بچے شدید زخمی ہیں، تین سو کے قریب لوگ ابھی تک لینڈ مائنز کے واقعات کے شکار ہو چکے ہیں جن میں کئی سارے ایسے ہیں جو ہاتھ اور پاؤں دونوں سے محروم

ہو چکے ہیں اور کئی سارے ایسے ہیں جو اپنی دونوں آنکھیں کھو چکے ہیں اور ان میں عورتیں بھی شکار ہو چکی ہیں، بچے بھی شکار ہو چکے ہیں۔ آخر میں آج منسٹروں سے یہ التجاء کرتا ہوں کہ اس موضوع پر فوری طور پر ایمرجنسی بنیاد پر حکومت اور ہمارے ادارے ایک مشترکہ میٹنگ بلائیں، اگر اس موضوع کا کوئی حل ان سے نہیں بنتا تو صاف بتا دیں کہ ہم نے یہ لینڈ مائنز بچھائے ہیں ہمارے پاس اس کا کوئی حل نہیں ہے، ہم اپنا علاقہ چھوڑ دیں گے، ہم پشاور آجائیں گے کراچی چلے جائیں گے، کہیں اور، اس ملک میں کسی اور کونے میں چلے جائیں گے، ہم دستور، آئین کو مانتے ہیں اور اسی کے ہم پاسدار ہیں، ہم نے آئین قانون دستور کی خاطر جانوں کے نذرانے پیش کئے، میرے والد نے اسی قوم، اسی ملک کی خاطر اسی ملک کی خاطر آئین کی خاطر جان کا نذرانہ دیا ہے، لہذا میں آج آخری بار حکومت کو، حکومت سے یہ التجاء ہے، حکومت کی وساطت سے، اس اسمبلی کی وساطت اس ملک کے تمام آئینی اور دستوری اداروں سے میرا سوال ہے کہ خدارا ان بچوں کی فریاد سن لو، اگر ان کی فریاد یہ اسمبلی نہیں سنے گی، اس ملک کے ادارے نہیں سنیں گے تو ان بچوں کا کیا ہو گا؟ مریں گے، مریں گے، اپنی جانوں سے، کتنی ساری مائیں اپنے معصوم بچوں سے محروم ہوں گی، روئیں گی، عورتیں بیوہ ہوں گی، والدین بھی روئیں گے، بس یہی ہمارے بس میں ہے، امید ہے کہ یہ ہماری فریاد آج دنیا سنے گی اور اس کے لئے کوئی مثبت حل حکومت اور ادارے ملکر نکالیں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔ درانی صاحب، ایجنڈا باندې که را شو نو بنه به وی، بنه یو منټ جی، جی درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب، آپ کا شکریہ۔ میرے ساتھی عصام الدین خان ہمارے ایم پی اے نے بات کی، اور یقین جانیئے وہ تین معصوم بچے خود آپ نے بھی دیکھ لیا، یہ کل کا واقعہ ہے اور مسلسل یہ آرہا ہے، کوئی اس طرح نہیں ہے، ایک تو وہاں کے لوگ اپاہج ہو گئے ہیں، کسی کی ٹانگ نہیں ہے، کسی کی آنکھ نہیں ہے، کسی کا ہاتھ نہیں ہے، یہ ہزاروں کی تعداد میں، وہاں پر جو معاشرہ ہے، ابھی چونکہ گورنمنٹ نے پالیسی بھی دی اور گورنمنٹ کا یہ تھا کہ ہم نے وہاں پر صفائی کر کے مائنز کو ہٹایا ہے اور لوگوں کو گھروں کو جانے کی اجازت ہے۔ ابھی روزانہ وہاں پر یقین جانیں یہ واقعات جو ہیں، یہ بچے اگر آپ دیکھیں گے تو آپ کو ترس آجائے گا کہ یہ خدا نہ کرے میرا بچہ ہوتا، آپ کا ہوتا، میرے گھر کا ہوتا، اس ایوان کے گھروں کا ہوتا، تو اس کے دلوں پر کیا گزرتی؟ اس واقعہ کا اس طرح آپ نوٹس لے لیں، ایک دن تو

اوپر اللہ نے بھی ہم سے پوچھنا ہے کہ کوئی صوبائی حکومت، چیف منسٹر، کور کمانڈر سے بات کریں اور چیف منسٹر اور کور کمانڈر اور گورنر یہ متعلقہ ہمارے ایم پی ایز کو بلائیں، یہ وہاں پر ڈیٹیل، سب اداروں کو پتہ ہے، یہ کور کمانڈر صاحب کو بھی پتہ ہے، گورنر شاہ فرمان صاحب کو بھی پتہ ہے اور ابھی تو یہ علاقہ صوبائی گورنمنٹ کے ساتھ ہے، محمود خان کو بھی پتہ ہے، تو ایک واقعہ یہ ہے۔ دوسرا واقعہ میں آپ کو بتادوں، وہ اتنا خطرناک آرہا ہے کہ یہ کامران صاحب ابھی ہیں، اگر میری بات کو سن لیں لیکن جب یہاں پر کوئی بات کرتے ہیں تو منسٹر آپس میں گپ لگاتے ہیں، کسی کو توجہ نہیں دیتے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

قائد حزب اختلاف: اور میں نے اس کا تین بار نام بھی لیا، کامران صاحب، لیکن وہ سنتا نہیں ہے کہ کم از کم ایک اپوزیشن لیڈر مخاطب ہے اور آپ آپس میں گپ لگاتے ہیں، بات تو سنو، کام کرنا ہے یا نہیں کرنا؟ وہ تو پھر، ابھی بھی کامران صاحب گئے تھے، ہمارے چار وزراء جانی خیل میں، وہاں پر چار لاشیں اکیس دن کے بعد ملیں اور جب لوگ مجبور ہو گئے پندرہ بیس دن کے بعد تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم لاشوں کو اسلام آباد لیکر جائیں گے اور جب بنوں شہر پہنچے تو پہلی بار تاریخ میں پولیس نے شیلنگ کی وہاں پر لاشوں پہ، اور پھر محمود خان صاحب چلے گئے، وزیر اعلیٰ صاحب اور وزراء چار پہلے گئے تھے، ان لوگوں سے مذاکرات کئے، ایک Written agreement ہے، دو مہینے تقریباً ہو گئے ہوں گے، ابھی تک صرف پیسے دینے کے علاوہ کہ اس میں ایک شق تھی پیسے دینے کی بھی، وہ تو ملے ہیں، باقی کسی پہ عمل نہیں ہوا ہے۔ ابھی جی چار دن ہوئے ہیں، جانی خیل میں ایک اور آدمی کو وہاں پر قتل کیا، ابھی پورا جانی خیل نہیں، پورے بنوں اور شمالی وزیرستان کے لوگ دھرنے پہ بیٹھے ہیں، لاش کو پلاسٹک میں بند کیا ہے کہ اس کی بدبو نہ ہو، دھرنے والی جگہ پہ لاش بھی پڑی ہے، میرے ساتھ بھی رات کو رابطہ کیا اور شاہ محمد خان ہمارے جو وزیر ہیں، اس کا صوبائی حلقہ ہے، ابھی جی میں آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں، میں لحاظ رکھتا ہوں آپ کی بات کا کہ سوالات ہیں اور ٹائم کا لیکن یہ ضروری باتیں ہیں، ابھی وہ لوگ مجھے بھی رات کو کہہ رہے تھے کہ ہم فیصلہ کریں گے کہ اس لاش کو دوبارہ ہم نے یا وزیر اعلیٰ کے گھر کو لے جانا ہے اور یا اس لاش کو ابھی پھر ہم وزیر اعظم کے گھر کو لے جانے والے ہیں۔ میں پرسوں سے یہاں پر بات کر رہا ہوں کہ بنوں کی جو انتظامیہ ہے کمشنر اور ڈی سی فیل ہیں، ایک کا

تجربہ نہیں ہے، نہ PMS،PCS کا ہے نہ CSS کا ہے اور دوسرا Young لڑکا ہے، فرسٹ پوسٹنگ ہے، جو کوئی زبان پہ بات کرتا ہے اس کو 3 MPO میں جیل ڈالتا ہے، ابھی بھی اگر یہ آج تک آپ دیکھ لیں، صوبائی گورنمنٹ نوٹس لے، میں تو اپنے چیف سیکرٹری سے گلہ کروں گا کہ اس طرح نااہل لوگوں کو سمری آپ بھیجتے ہیں، آپ تجربہ کار آدمی ہیں، اگر ایڈمنسٹریشن سے کسی کا تعلق نہ ہو تو پھر کیوں بھیجتے ہو؟ ابھی یہ دوبارہ نہ وہاں پر لوگوں کے پاس کمشنر گیا ہے، نہ ڈی سی کا کوئی رابطہ ہے اس دھرنے میں، بیچارے پولیس والوں نے سارا کام سنبھالا ہوا ہے، تو خدا نہ کرے اگر یہ لاش کے ساتھ ابھی دوبارہ پشاور یہ ہزاروں لاکھوں لوگ آگئے تو پھر اس کے بعد جائیں گے یہ لوگ، تو ابھی سے گورنمنٹ ذرا، ایڈمنسٹریشن اگر فیل ہے تو ہٹا دیں ناں۔ خدارا اس ملک کو بدنامی سے، اور جمہوریت سے لوگ دل برداشتہ ہو جائیں گے اور جب اس ایوان کی بات کا بھی کوئی اثر نہ ہو، وزیر اعلیٰ جاتا ہے، ایگریمنٹ کرتا ہے، اس کا بھی کوئی پاس نہ ہو تو پھر وہ کیا ہے جی؟ تو لوگ تو پھر مجبور ہو جائیں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ فوری طور پہ صوبائی گورنمنٹ جانی خیل میں جائے اور ڈی سی اور کمشنر سے یہ پوچھے کہ چار دن سے لاش ہزاروں لوگوں کے سامنے پڑی ہے، ڈی سی صاحب، آپ جانی خیل گئے ہیں؟ کمشنر صاحب، آپ جانی خیل گئے ہیں، آپ نے کسی کے ساتھ رابطہ کیا ہے؟ جہاں یہ حال ہو تو آپ سے بھی لوگوں کی نفرت ہو جائے گی، اس ایوان سے بھی ہو جائے گی، مجھ سے بھی ہو جائے گی اور وہ دن پھر بڑا خطرناک ہو گا، پھر جب بغیر مشران کے لوگ نکلیں گے تو وہ بڑا نقصان ہو گا۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے صرف یہ مسئلہ سنگین حالات بچانے کے لئے آپ کے سامنے پیش کیا کہ اس کا پہلے سے تدارک کیا جائے اور جو معاہدہ پہلے ہوا ہے، اس پر عمل کیا جائے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you. Concerned Minister, to respond.

کون کرے گا؟ شوکت صاحب کریں، کامران کریں گے۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: میں کروں گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کامران بنگش صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم</u>: شکریہ، مسٹر سپیکر۔ ایک تو مفتی صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، پچھلے اجلاس میں بھی یقیناً ہم بہت جلد ان کو ان شاءاللہ Progress دکھائیں گے، یہ بہت ضروری ہے۔ کل بھی

سپیکر صاحب، یہی ریکویسٹ تھی، آج بھی ہے کہ ایجنڈا رہ جاتا ہے یہاں پہ لیکن یہ ایشو بڑا Important ہے، جو درانی صاحب نے، اپوزیشن لیڈر صاحب ہیں، ہمارے سینیئر ہیں، انہوں نے جو ایشو اٹھایا ہے، درانی صاحب کی انفارمیشن کے لئے اور اس ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے یہ بہت زیادہ ضروری ہے مسٹر سپیکر، کہ جانی خیل واقعہ کی تھوڑی سی تفصیلات اور حقائق بتا دیئے جائیں، ہر ایک بات کے اوپر سیاست نہیں ہوتی، یہ ہماری روایات نہیں ہیں، کچھ چیزیں جو ہیں وہ سیاست سے بالاتر ہوتی ہیں، جانی خیل کا واقعہ جب ہوا، چار دن تک شاہ محمد وزیر صاحب، ہمارے پختون یار صاحب، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اور وہاں کی جو لوکل ایڈمنسٹریشن ہے، کمشنر آفس اور ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اور پولیس ایڈمنسٹریشن، وہ Engage رہے ان کے ساتھ، اس کے بعد پھر ہم گئے، یہ واقعہ جو ہے صرف سات دن تک رہا، یہ ریکارڈ کا حصہ ہے، ہمارا جب جرگہ ہوا، ان کے ساتھ ہم خود گئے، میں، ہشام انعام اللہ، شاہ محمد وزیر صاحب، ضیاء اللہ بنگش صاحب، ہم جب گئے، وہاں پہ ہماری ان کے ساتھ بات ہوئی اور ان کے ڈیمانڈز ہم نے سنے، اس کے بعد ان کا ایک مطالبہ یہ تھا کہ ان کو پیش قدمی کرنے دے دی جائے، اس بات پہ ہم واپس آئے، ہم مشورہ کر رہے تھے آپس میں کہ اس بات کو ہم کیسے Resolve کریں؟ میں Quickly بتا رہا ہوں چونکہ اس ہاؤس کو ہم Misguide نہیں کر سکتے، یہ پورے خیبر پختونخوا کا نمائندہ جرگہ ہے، یہاں پہ ہم جھوٹ نہیں بول سکتے، تو یہ بات کہنا کہ وہاں پہ ان کو Engage نہیں رکھا گیا، بالکل پہلے دن سے ان کو Engage رکھا گیا ، ان کے ساتھ مذاکرات ہوئے، پھر جب ہم جرگہ کر رہے تھے، وہ جرگے کے درمیان پختونوں کی روایات ہیں، وہ جو کچھ بھی ہوا وہ Unfortunate تھا لیکن جرگہ ابھی اس پہ شروع تھا، پھر وزیر اعلیٰ صاحب خود تشریف لائے اور صبح تین بجے جو ان کے ساتھ مذاکرات ہوئے، اس میں مسٹر سپیکر، ان کے کچھ افراد جو زیر حراست تھے ان کی ریلیز تھی، ان میں پانچ افراد کی ریلیز ہو چکی ہے، پانچ قیدی ریلیز ہو چکے ہیں، جو معاہدہ ہمارا ہوا تھا مسٹر سپیکر، شہداء پیکیج ہم نے اسی وقت دے دیا تھا انہیں۔ مسٹر سپیکر، تیسری بات جو ترقیاتی پیکیج تھا، دو ارب روپے کا پیکیج منظور ہو چکا ہے، خیبر پختونخوا حکومت نے کر لیا ہے، تو یہ تاثر دینے کی کوشش کرنا میرے سینیئر ہیں کہ یہاں پہ حکومت نہیں ہے یا حکومت کی Writ نہیں ہے بالکل غلط ہے، ہم نے جو مذاکرات کئے تھے وہ ہوئے ہیں، اب جو موجودہ واقعہ کی بات کر رہے ہیں مسٹر سپیکر، وہ ان کو معلومات ہوں

گی لیکن ہاؤس کو معلومات دینے کے لئے یہ ایک ایسا ایشو ہے جس میں Personal grudges ہیں، جو دشمنی کا واقعہ ہے مسٹر سپیکر، ہم سو نہیں رہے ہیں، ہم یہاں پہ گھنٹوں گھنٹوں تقریریں سنتے ہیں، وزیر اعلیٰ کے پیچھے بھی بات ہوتی ہے، حکومت کے پیچھے بھی ہوتی ہے، ہم نے اپنے سینیئرز کی عزت کے لئے ہم جواب نہیں دیتے لیکن ہم باخبر ہیں، ہمیں ساری چیزوں کا علم ہے اور ہم Follow up رکھتے ہیں، یہ حکومت Actively ہر ایک چیز کو Pursue کرتی ہے، ایسا نہیں ہے کہ ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہوئے ہیں، رات کے بارہ بجے بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے سپیکر صاحب، میں اور آپ خود گئے تھے، ایک واقعہ ہوا تھا رات کے ساڑھے بارہ بجے، تو یہ بات کہنا مناسب ہے، ہر ایک چیز پہ سیاست نہیں ہو سکتی، وہ ایشو الگ ہے یہ والا ایشو الگ ہے، جو ابھی ایک میت پڑی ہوئی ہے، یہ ایک ایف آئی آر ہو چکی ہے اس میں اور Nominated لوگوں کا بھی آپ پتہ کریں درانی صاحب، اس کے بعد ہم اس کو اس ایشو کے ساتھ نہیں Merge کر سکتے، تو یہ بات وہ جو مذاکرات ہوئے تھے، اس پہ من وعن عمل ہوا ہے، وہ قبائل راضی ہیں اور یہ جو ایشو ہے یہ اس سے Different ہے، اس کو بھی ہم دیکھ رہے ہیں اور اس سے مکمل طور پر باخبر ہیں۔ بہت شکریہ، مسٹر سپیکر۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر، میری واقعہ کے حوالے سے کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، آپ Respond کریں عصام الدین صاحب کو۔

جناب شوکت علی خان یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، جو مفتی صاحب نے بات کی ہے، میرے خیال سے بچوں کے حوالے سے کس کا دل نہیں درد کرتا ہو گا؟ یا اگر کہنا کہ جی یہ بالکل کسی کو اس کی فکر نہیں ہے تو یہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی دشمن کے بچے بھی ہوں تو شاید اگر یہ بات تو میں وہ کرنا چاہتا ہوں، ان کو تسلی دینا چاہتا ہوں کہ ایسا ہو نہیں سکتا، لیکن جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے کہ گزشتہ کئی عرصے سے یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہمارے لئے رہا ہے، جب سے دہشتگردی کا معاملہ ختم ہوا ہے اور اس صوبے میں امن آیا ہے تو ہمارے لئے چیلنج یہ تھا کہ جو مائنز بچھائے گئے ہیں، اس کو کیسے صاف کیا جائے؟ اور اس میں ہماری جو فورسز ہیں، ادارے ہیں، انہوں نے بڑا کام بھی کیا ہے، کافی حد تک اس کی صفائی کی ہے اور اس کے دوران بھی کافی فورسز کے جوان شہید ہوئے ہیں، وہ بھی ہمارے بچے ہیں، اگر ہم یہ کہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوا ہے،

آج اللہ کے فضل سے جو زندگی لوٹ گئی ہے، وہاں پہ فاٹا کے اندر جو Merged districts ہیں، جو زندگی لوٹی ہے، جو لوگ واپس آئے ہیں، وہ اس وجہ سے آئے ہیں کہ وہاں پہ بہت بڑا کام ہوا ہے، لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، ان قربانیوں کے نتیجے میں امن آیا ہے اور اس میں قبائلی عوام کی بہت بڑی قربانی ہے، اس میں No doubt اگر یہ لوگ قربانی نہ دیتے تو آج صورتحال کچھ مختلف ہوتی، تو ان کی قربانیاں شامل ہیں، ہم ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس وقت جو چیلنج درپیش ہے جناب سپیکر، وہ اس پہ لگے ہوئے ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ کافی عرصے سے جو مائنز کی صفائی ہے وہ ہو رہی تھی اور اس میں جہاں جہاں کچھ علاقے ایسے ہیں جو کچھ عرصہ پہلے ہمیں بریفنگ بھی دی گئی تھی کہ کچھ علاقے ہیں وہ رہ گئے ہیں لیکن اس پہ کام ہو رہا ہے، یہ نہیں کہ نہیں ہو رہا، Fencing ہو گئی ہے، تمام اس پہ لگے ہوئے ہیں، یہ ایک مشکل مرحلہ تھا، وہ بھی تقریباً Complete ہو چکا ہے، تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ جو انہوں نے ذکر کیا بچوں کا، بالکل اگر یہ آئے تھے، اسمبلی میں آئے تھے، ہم بھی اسمبلی کافی، ڈیڑھ بجے سے میں آیا ہوں، اگر یہ آکر ہم سے بات کرتے ہیں یہاں پہ اور ہمیں سمجھاتے ہیں کہ کرنا کیا ہے؟ اور آپ ہمیں بتائیں کیونکہ یہ ایک دو واقعات تو نہیں ہیں، یہ تو ایک سلسلہ چلا آرہا ہے اور یہ قربانیاں لوگوں نے دی ہیں، ہمیں سب کو اس کی فکر ہے تو بیٹھ کر اپوزیشن لیڈر موجود ہیں، سارے موجود ہیں، بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں کہ کیا ایشو ہے، کیا کرنا ہے؟ آگے اس کیلئے بالکل ہم تیار ہیں، ہم تو نہیں وہ کرنا چاہتے ہیں لیکن میرے خیال سے یہ مناسب نہیں تھا کہ ڈائریکٹ آپ جائیں، تصویریں اٹھا کر لائیں کیونکہ یہ اس صوبے نے جتنی قربانیاں دیکھی ہیں جناب سپیکر، جتنی دہشتگردی یہاں سے گزری ہے، میں نہیں سمجھتا کہ تاریخ میں اس طرح کوئی ملک ایسا ہو جو دہشتگردی کی لپیٹ میں آنے کے بعد امن کے گہوارہ بنا ہو، یہ بہت مشکل سے آپ کو نظر آئے گا، تو یہ اس میں ہماری فورسز کی، ہمارے عوام کی قربانیاں اس میں شامل ہیں، ہم دونوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میں ان سے یہ عرض کروں گا جناب سپیکر، کہ بالکل یہ بیٹھیں ہمارے ساتھ، جو بھی ہم سے ہو سکے گا، حکومت جو ہے دیکھیں کبھی بھی یہ نہیں کہے گی کہ جی ہم نہیں مانتے، یہ جو ہوا ہے ہونے دیں، اس طرح نہیں ہو سکتا، ہم اس کی بات ماننے کے لئے تیار ہیں، بالکل آئیں بیٹھیں ہمارے ساتھ، جو بھی ہم سے ہو سکے ان شاءاللہ، یہ ہمارے بچے ہیں لیکن اس میں اس طرح، کیونکہ یہ اسمبلی پورے صوبے کا جرگہ ہے، اگر ہم

یہ میسج دے رہے ہیں کہ جی بس میں ہوں، ان بچوں کا خیال رکھ رہا ہوں، باقی جتنے بھی ایوان میں بیٹھے ہیں، ان کو کسی کو فکر نہیں ہے۔ یہ میڈیا پہ جارہا ہے تو اس طرح نہیں ہے ہم سب کو اس کا درد ہے، جو میں نے ان کی تصویریں دیکھیں، میرے خیال سے کوئی بھی ایسا باپ نہیں ہوگا جو اس طرح کی چیزوں کو دیکھنے کے بعد وہ کہے کہ جی یہ اس طرح سیاست ہو رہی ہے یا فلاں ہو رہا ہے، مجھے بالکل احساس ہے اور جو بھی ہم سے ہو سکے جناب سپیکر، ان شاءاللہ ہم کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، اس طرح ہے جس طرح اپوزیشن لیڈر صاحب نے بات کی، (قطع کلامی) ایک منٹ جی، میں بات کر رہا ہوں، اکرم درانی صاحب نے کافی وضاحت سے بات کی ہے، انہوں نے کہا کہ ان تمام ممبران سے جو Merged area ہے، گورنر صاحب اور سی ایم صاحب کی ان سے ملاقات کرائیں، جو ان کے ایشوز ہیں اس بارے میں وہ ان کو Resolve کروائیں۔ شوکت صاحب، آپ اس طرح کریں کہ گورنر صاحب اور چیف منسٹر صاحب کے ساتھ تمام Merged areas کے ایم پی ایز کی میٹنگ کرائیں اور جو ان کی مشکلات ہیں، اس کے بارے ان سے بات کریں، تھینک یو۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 11335، حمیرا خاتون۔

* 11335 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر داخلہ وقبائلی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے پر مامور موبائل ٹیموں کے ساتھ محکمہ پولیس کے اہلکاروں کی ڈیوٹیاں بھی لگائی جاتی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ پولیس کے کتنے اہلکاروں نے پولیو کے قطرے پلانے کی ڈیوٹی سرانجام دی ہے، ان کی سال اور ضلع وار تعداد کیا ہے، نیز محکمہ پولیس کے اہلکار پولیو کے قطرے پلانے کی ٹیموں کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں، ان کو اس اضافی ڈیوٹی کا معاوضہ کس تناسب سے دیا جاتا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب فضل شکور خان (وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے پر مامور موبائل ٹیموں کے ساتھ محکمہ پولیس کے اہلکاروں کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں۔

(ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کی ڈیوٹی سرانجام دینے والے محکمہ پولیس کے اہلکاروں کی فہرست اوران کی سال اور ضلع وار تعداد، نیزان اہلکاروں کو پولیو قطرے پلانے کی ٹیموں کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دینے پر ان کو اس اضافی ڈیوٹی کا معاوضہ کی ادائیگی کا تناسب کی تفصیل ہمراہ لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میں نے جو سوال کیا تھا اس کا جو جواب آیا ہے، اس میں یہ پولیو کے قطروں کے حوالے سے سوال تھا اور اس میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ بھر میں پولیو کے قطرے پلانے والی ٹیموں کے ہمراہ ڈیوٹی سرانجام دینے والے محکمہ پولیس کے اہلکاروں کی ضلع وار تعداد مانگی گئی تھی اور اس میں ان سے معاوضہ جو دیا جاتا ہے وہ مانگا گیا تھا، سکیل وائز، لیکن انہوں نے جو مجھے بتایا ہے، اس میں انہوں نے کہا ہے کہ دو سو پچاس روپیہ یومیہ اور اس سے بالا اہلکاروں کو پانچ سو روپے یومیہ کے حساب سے اضافی اعزازیہ دیا گیا ہے اور جو اضلاع کی تفصیل مانگی گئی تھی وہ بھی فراہم نہیں گئی اور سکیل وائز جو ان سے میں نے مانگا تھا سوال میں، تو اس کے بجائے انہوں نے کہا یہ ہے کہ ہم نے 167 اور 513 اہلکاروں کو ہم نے معاوضہ دیا ہے اور ساتھ میں دوسرا مسئلہ اس میں یہ ہے کہ دو اضلاع جو خیبر اور ملاکنڈ ہیں، ان کا انہوں نے شامل ہی نہیں کیا کہ وہاں پہ پولیو کے قطرے پلائے گئے ہیں کہ نہیں پلائے گئے؟ اگر پلائے گئے تو کیا ان کو پولیس اہلکاروں کی معاونت حاصل ہوئی یا نہیں ہوئی؟ اور ان کا جو جواب کے اندر جو Contradiction ہے وہ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ مجھے جو فہرست فراہم کی گئی ہے، اس میں آپ مہمند کے علاقے کو چیک کریں تو اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ اے ایس آئی کو، ایس پی کو، ڈی پی او کو جو ہے تینوں رینکس کے جو اہلکار ہیں، ان کو پانچ سو روپے یومیہ دیا گیا ہے، تو مجھے تو اس جواب کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی، اس کا تو کوئی سر پیر معلوم ہی نہیں ہو رہا۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Ji, Fazl Shakoor Khan.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سر، کوسچن کا کافی تفصیلی جواب دیا گیا ہے لیکن میں معذرت چاہتا ہوں، میڈم کو ہماری غلطی ہے کہ صحیح طریقے سے سمجھا نہیں سکے، میں ذرا اگر اجازت ہو تو ان کو Explain کر دیتا ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر برائے قانون: اس میں میڈم، آپ کو کہا گیا ہے جو Upper Sub ordinates ہیں اے ایس آئی اور اس سے Above کی جو پوسٹیں ہیں، ان میں ڈی ایس پی آتا ہے، ایس پی آتا ہے، ان سب کو پانچ سو روپیہ یومیہ دیا گیا ہے اور جو Lower sub ordinates ہیں، یہ سپاہی ہو گئے، حوالدار ہو گئے، ان کو دو سو پچاس روپیہ دیا گیا ہے، تو آپ وہ Contradiction والی بات کر رہی ہیں، میرے خیال میں وہ اس میں حل ہو جاتی ہے اور باقی جو آپ نے تفصیل مانگی ہے، ضلع وائز ہے، تو وہ بھی میرے خیال میں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے، شاید آپ کی نظر اس پہ نہیں پڑی کہ پشاور میں جی Total deployed تھے Troops، چار ہزار آٹھ سو دس تھے، Sorry وہ مردان بھی لگایا ہوا ہے اور ساتھ میں سالوں کے حساب سے بھی دیا گیا ہے 2018 کے بھی فگرز دیئے گئے ہیں، 2019 کا بھی، 2020 کا بھی فگر دیا گیا ہے، اگر آپ کہتی ہیں تو میں آپ کے پاس بیٹھ کر پھر آپ کو Explain بھی کر سکتا ہوں، میری ریکویسٹ ہے کہ آپ اس کو زیادہ Stress نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی جناب سپیکر صاحب، میں شکور صاحب کا بہت احترام کرتی ہوں، میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہاں پہ دیکھیں یہ Contradiction ہے، میں اس کو سمجھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ جو مہنگائی میں جو دیا گیا ہے، اس میں اے ایس آئی کو، ایس پی with DPO، یہ رینکس تو بالکل ان کے الگ ہیں لیکن ان تینوں کو پانچ سو یومیہ دیا گیا ہے۔ دوسرا جو اس میں بڑا مسئلہ ہے، اس کے جواب میں جو ہے دو اضلاع کو بالکل یعنی مائنس کیا گیا ہے، جو کہ خیبر ضلع ہے اور ملاکنڈ کا ضلع ہے، ان میں انہوں نے بتایا نہیں کہ وہاں پہ پولیس اہلکاروں کو Payments ہوئی ہیں، آیا اگر وہاں پر Payments نہیں ہوئیں تو کیا وہاں پر پولیو کے قطرے

بھی نہیں پلائے گئے؟ یا قطرے پلائے گئے ہیں اور وہاں پر پولیس اہلکاروں سے معاونت نہیں لی گئی۔ میں اس کو سمجھنا چاہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔

وزیر قانون: سر، اگر میڈم ذرا غور سے دیکھیں تو لکھا ہوا ہے کہ اے ایس آئی ٹو ایس پی / ڈی پی او لکھا ہوا ہے، اگر آپ اس کو مجھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اے ایس آئی سے لیکر ایس پی رینک تک کے بندے کو پانچ سو روپے دیئے گئے ہیں، جس طرح میں نے کہا کہ Upper sub ordinates جو ہیں، وہ اس رینک میں آتے ہیں، ان کو پانچ سو روپے دیئے گئے ہیں۔ دوسری آپ نے یہ جو خیبر والی بات کی ہے، اس پہ واقعی نہیں ہے لیکن جو Updated ڈیپارٹمنٹ نے دیئے، اس میں بھی انہوں نے خیبر کو اس کو بارہ سو Troops جو ہیں وہ Deployed کی تھیں، تو وہ ڈیٹیل بھی ہے، میں آپ کے ساتھ اگر آپ کہتی ہیں تو کوئسچنز آور کے بعد آپ کے ساتھ وہ شیئر کر سکتا ہوں۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو I will be grateful.

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، میں نے پوچھا بھی ہے لیکن میرے جواب میں انہوں نے ملاکنڈ اور خیبر کو نہیں ڈالا، دو اضلاع کا جواب میرے پاس نہیں آیا، اگر منسٹر صاحب کے پاس ہے تو ٹھیک ہے میں ان سے پھر لے لونگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل شکور صاحب، میڈم کو ڈیٹیل چاہیئے وہ آپ دے دیں۔ کوئسچن نمبر 11354، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 11354 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں کارڈیالوجی (یونٹ) عرصہ ایک سال سے بند پڑا ہے جس کی وجہ سے متعلقہ ڈاکٹروں کا استعفیٰ بتایا جارہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اہم یونٹ بند ہونے سے اب تک ہونے والے نقصانات اور حکومت کی طرف سے اس کی بحالی کے لئے کی گئی اصلاحات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جواب (ندارد)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، کوئسچن کو اگر آپ دیکھیں، بہت اچھا جواب دیا گیاہے اور اچھا جواب یہ ہے کہ Reply not received اور یہ ہیلتھ کا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ دیکھیں تو اس کو بھیجا گیا ہے 26 اپریل کو، Notice date دیکھیں، 5:10 pm پہ Monday کو سوال نمبر بھی دیا گیا ہے اور ڈیپارٹمنٹ Sent to department جو ہے Sent to department 5th May کو کیا ہے، اب بتائیں کہ پانچ مئی کہاں اور ہم کہاں؟ تو مجھے یہ بتایا جائے جناب سپیکر صاحب، Actually یہ منسٹری جو ہے یہ ہیلتھ منسٹری ہے، میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کرنا چاہو نگی، چاہے کسی کو بری لگے یا اچھی لگے، لیکن As Opposition Member میری اپنی رائے ہے کہ اگر اس منسٹری کو کسی ایسے بندے کو دیا جاتا کہ جو ٹائم نکال سکتا، ابھی بجٹ کے دن ہیں اور ایک بندے کے پاس دو منسٹریاں ہیلتھ اور فنانس کی جب ہو نگی تو اس کا جواب یہ ہو گا کہ .Not received جناب سپیکر صاحب، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں 2.5 ارب روپے کورونا میں پبلک پیرا آ چکا ہے، کے ٹی ایچ میں انکوائری میں نے، خوشدل نے اور شگفتہ ملک صاحبہ نے، نعیمہ کشور صاحبہ نے، ہم لوگوں نے جب کی، کے ٹی ایچ میں جب اکسیجن کا مسئلہ تھا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میں ایک بات کروں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میری آپ بات سنیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، میں آپ کی بات کر رہا ہوں، انہوں نے کوئسچن کا Reply نہیں دیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں اب ہیلتھ پر بات کرو نگی۔ سر، اگر کوئسچن کا Reply نہیں آیا تو میں ہیلتھ پر بات کرو نگی کیونکہ یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اگر آپ مجھے بتائیں کہ یہ پانچ مئی کو گیا ہوا ہے، کیا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سویا ہوا ہے، کیا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ چھٹیوں پر گیا ہوا ہے، کیا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہنی مون پہ گیا ہوا ہے، کیا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ تو کہیں پکنک منانے کے لیے گیا ہوا ہے؟ مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ جو اربوں کی کرپشن کے لئے ان کے پاس وقت ہے، 2.5 ارب روپے انہوں نے کورونا پہ خرچ کیا ہے، پھر اس کے بعد کے ٹی ایچ میں جو انکوائری ہوئی ہے، اس میں جو لوگ Guilty قرار پائے گئے ہیں، ان کو بی ایچ یو میں انہوں نے ترقیاں دے دی ہیں، اس کے بعد جناب عالی، ڈلیوری کیسز تو آؤٹ سائیڈ

گیٹ، یعنی پارکنگ میں ہوتے ہیں، میں جب بات کرتی ہوں تو کہتے ہیں گپ ہے، یہ کیا گپ ہے کہ ایک عورت پارکنگ میں ڈلیوری کرتی ہے اور اس کے لئے مرد چادریں تان لیتے ہیں، جب ہیلتھ منسٹر صاحب سے پوچھیں تو وہ کہتا ہے گپ ہے، تو جناب سپیکر، اس پر پھر آپ کے پاس جناب سپیکر صاحب، Competent لوگ موجود ہیں، ڈاکٹر سمیرا شمس، ڈاکٹر آسیہ اسد، جناب سپیکر صاحب، جب آپ کیبنٹ بنا رہے تھے، میں بار بار کہہ رہی تھی کہ ان لوگوں کے لئے اس کیبنٹ میں کوئی عورت نہیں ہے، پی اے سی میں کوئی عورت ابھی آئی ہے لیکن وہ لاء منسٹر کی وجہ Replacement ہے، ابھی بھی تین پوسٹیں خالی ہیں جناب سپیکر صاحب، اس سے تو یہ شوکت یوسفزئی نے اچھی چلائی ہے لاء منسٹری، اس سے تو اچھی شہرام خان چلائی ہے لاء منسٹری، اس کو ہشام خان۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، ایک منٹ، میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، مجھے بولنے دینگے اور جو کچھ سر، میرے ساتھ پھر اس بندے نے کیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میں بولنے دونگا، ایک منٹ، ایک منٹ، میڈم، اس طرح ہے آپ کا کوسچن۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> وہ ساری دنیا نے دیکھی ہے جناب سپیکر صاحب، تبھی ہیلتھ کامیاب نہیں ہو رہا ہے، یہاں پر جو ڈلیوریاں سڑکوں پر ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اس کوسچن کو میں ڈائریکٹ کمیٹی کو بھیج دیتا ہوں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں سر، کمیٹی میں بالکل نہیں لے جانا چاہتی، نہ انکوائری کمیٹی میں نہیں بھیجنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> پھر اس طرح کریں، ایک منٹ جی، اگر میری بات سنیں، پھر اس طرح۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں نے یہ کوسچن جناب سپیکر صاحب، یہ کوسچن میں نے پھاڑ دیا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ایک منٹ، میڈم، آپ سن لیں، میڈم، آپ سن لیں، سنیں میری بات۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ ہیلتھ منسٹر نے ایک وطیرہ بنا لیا ہے، جب یہ فنانس کا اگر منسٹر ہے اور ہیلتھ کو ٹائم نہیں دے سکتا تو کسی اور کو دے دیں، کسی اور کو دے دیں ناں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں، اس طرح کر لیتے ہیں، اگر آپ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں کسی کمیٹی کو نہیں بھجواؤ نگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، میری بات کو سن لیں پھر، میری بات سنیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہمیشہ پہلا بھی کوئسچن ایسا ہی آیا تھا اور اس نے مجھے جواب نہیں دیا تھا سر، کسی اور کو یہ دے دیں، کسی اور کو دے دیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں، میری تو سن لیں ناں، اگر آپ کمیٹی میں بھیجنا نہیں چاہتیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میں نہیں بھیجونگی سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر اس کو Next day کے لئے ڈیفر کر لیتے ہیں تاکہ منسٹر صاحب آپ کو جواب دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں نے پھاڑ دیا ہے اس لئے کہ ہیلتھ پر کوئی بندہ بات نہیں کر رہا ہے، کرپشن کے لئے اس کے پاس ٹائم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو ڈیفر کر دیتے ہیں تاکہ منسٹر صاحب آپ کو جواب دے دیں Next day پر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: 2.5 ارب کو جو کورونا میں انہوں نے ہڑپ کیا اور پچاس کا کوئی ریکارڈ ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جس طرح ابھی میڈم نے بات کی، ہیلتھ منسٹر موجود نہیں ہے اور جس طرح میڈم نے بات کی، ایک منٹ آپ سن لیں، آپ سنیں حوصلے سے، اور کافی کہتے ہیں Important سوال ہے اور ان کا جواب دینا ضروری ہے تو ان کے تین کوئسچنز ہیں اور میرے خیال سے، ایک دو نگہت اورکزئی صاحبہ کے ہیں، ایک خوشدل خان صاحب کا ہے، ان تینوں سوالوں کو میں ڈیفر کرتا ہوں، جس دن ہمارے ہیلتھ منسٹر موجود ہونگے تو وہ خود جواب دینگے، اگر اس دن بھی وہ موجود نہ ہوں تو ہم اس کو ڈائریکٹ کمیٹی میں ریفر کرینگے جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں اپنے کوئسچن پر بات کرنا چاہونگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، ایک منٹ، اسی وجہ سے تو میں نے ان کو۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں بات کرناچاہونگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، یہ کوئسچن جو ہے میڈم نگہت اورکزئی 11354، یہ ڈیفر ہے، جب تک ہیلتھ منسٹر خود موجود نہ ہوں، وہ خود Reply دینگے۔ کوئسچن نمبر 1136، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مجھے اجازت دے دیں، میں اس منسٹر پر پریویلج لاناچاہتی ہوں کیونکہ یہ ہاؤس کی بے توقیری ہے، میں اس منسٹر پر سر، پریویلج لاناچاہتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میڈم، Next Question پر آئیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں اس ڈیپارٹمنٹ پر اور منسٹر پر میں پریویلج لاناچاہتی ہوں جناب سپیکر، آپ نے Oath اٹھایا ہوا ہے، آپ نے Oath اٹھایا ہے کہ آپ ہر چیز میرٹ کی بنیاد پر کرینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جی میرٹ پر کر رہا ہوں جی۔ Totally اور سیکرٹری صاحب، چیف سیکرٹری صاحب کو ایک لیٹر لکھیں کہ ڈیپارٹمنٹ ٹائم پر جواب کیوں نہیں دیتا؟ سیکرٹری ہیلتھ کو بھی Displeasure note دیں کہ آپ کو دیا گیا ہے 26 اپریل کو، اور آپ، 26 اپریل کو پہلے دیا گیا تھا، (مداخلت) ہاں وہی میں کہہ رہا ہوں اور ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا، تو چیف سیکرٹری سے کہیں کہ اپنے تمام سیکرٹریز صاحبان سے کہیں کہ جواب ہمیں اسمبلی میں دو دن پہلے ملنا چاہیئے، اگر ایسا نہ ہوا تو پھر سپیکر صاحب اور میں سخت سے سخت اقدامات اٹھائیں گے۔ کوئسچن نمبر 1136، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 1136 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے بھر کی جیلوں میں خواتین قید ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یکم جنوری 2019 سے 2020 تک خواتین جیلوں میں قید ہیں، ان کے ساتھ کتنے بچے قید ہیں، تمام خواتین کا مکمل ریکارڈ فراہم کیا جائے کہ کن دفعات کے تحت قید ہیں، ان کو جیلوں میں کونسی سہولیات میسر ہیں، ان کی تربیت کے لئے حکومت کیا منصوبہ جات شروع کر رہی ہے اور کونسے ہنر سکھا رہی ہے، ان کو بعد از قید معاشرے میں اچھی شہری بننے کے لئے اور جرائم سے بچنے کے لئے کیا تربیت دی جاتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شفیع اللہ خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) جیلوں میں قیدی/ حوالاتی خواتین بمعہ ان کے بچوں کی مکمل تفصیل جھنڈا (الف) پر منسلک ہے۔
جہاں تک ان خواتین قیدیوں کو جیل کے اندر سہولیات اور ان کی تربیت کا سوال ہے تو موجودہ وقت میں ان خواتین قیدیوں کو جیل کے اندر درجہ ذیل سہولت / تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے:

1۔ حکومت خیبر پختون خوا نے قیدیوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے جیل قوانین میں ضروری ترامیم کر چکی ہیں۔

2۔ خواتین اور کمسن قیدیوں کو مرد قیدیوں سے علیحدہ رکھا جاتا ہے اور کسی مرد قیدی یا ملازم کو زنانہ سیکشن میں جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

3۔ جیل کے اندر زنانہ و مردانہ قیدیوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے الیکٹرک واٹر کولر کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

4۔ خواتین قیدیوں کو سلائی کڑھائی اور دستکاری کا ہنر سکھانے کے علاوہ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

5۔ خواتین قیدیوں کی اصلاح (نفسیاتی مشاورت) کے لئے زنانہ تفسیاتی ماہر (Psychologist) جیلوں میں تعینات ہیں۔

6۔ تفریحی سہولیات جس میں ٹی وی، ریڈیو اور کھیل کود شامل ہیں، کئی جیلوں میں موجود ہیں۔

7۔ تمام جیلوں میں ہسپتال / بنیادی مراکز صحت موجود ہیں۔

8۔ زنانہ قیدیوں کی طبّی سہولیات کی فراہمی کے لئے ڈاکٹر اور LHV کی آسامیاں کئی جیلوں میں موجود ہیں۔

9۔ متعلقہ ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے ہر ہفتے سپیشلسٹ ڈاکٹرز جیلوں کا دورہ کرتے ہیں اور مریض قیدیوں / حوالاتیوں کو طبّی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

10۔ سنٹرل جیل پشاور میں کمسن قیدی بچوں کے لئے اوپن ایئر جیم جبکہ سنٹرل جیل مردان میں انڈور بیڈمنٹن کورٹ کو صوبائی محکمہ کھیل کھود کے تعاون سے بنایا گیا ہے۔

11۔ تمام قیدیوں / حوالاتیوں کے بلڈ سکریننگ ٹیسٹ برائے ہیپیٹائٹس بی اور سی کروائے جاتے ہیں اور مریض قیدیوں کو ہر قسم کے علاج معالجے کی تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

12۔ جیلوں کے ہر بیرک میں پنکھے موجود ہیں اور لوڈ شیڈنگ کی صورت میں جنریٹر کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔

13۔ زنانہ قیدیوں / حوالاتیوں کے ساتھ شیر خوار بچوں کو جیل کے Rule 489 کے تحت خوراک مہیا کی جاتی ہے۔

14۔ بچوں کو دودھ پلانے والی اور حاملہ خواتین کو دیگر طبّی سہولیات کے علاوہ جیل کے Rules 487 & 488 کے تحت خصوصی خوراک مہیا کی جاتی ہے۔

15۔ خواتین قیدیوں کو سونے کے لئے چارپایاں مہیا کی گئی ہیں۔

16۔ خواتین قیدیوں کے لئے علیٰحدہ ملاقات کمرہ مختص کیا گیا ہے۔

17۔ مختلف غیر سرکاری فلاحی ادارے خواتین قیدیوں اور ان کے بچوں اور کمسن قیدیوں کی فلاح کے لئے اقدامات اٹھا رہے ہیں۔

18۔ زنانہ قیدیوں کے ساتھ بچوں کو جیل کی حدود میں تعلیم حاصل کرنے کی سہولت دی جاتی ہے، نیز ان بچوں کو کھیل کھود کے لئے جس میں بال ریکٹ، کیرم بورڈ اور کرکٹ کھیلنے کا سامان فراہم کیا گیا ہے۔

19۔ مختلف خیراتی اداروں کی طرف سے زنانہ قیدیوں کو مفت قانونی چارہ جوئی کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ میرا سوال ہے Prisoners کے بارے میں اور اس میں میں نے جو تفصیل پوچھی ہے، I appreciate the new Minister Shafiullah Khan Sahib کہ جن کے ابھی آئے ہوئے محکمہ کو آٹھ دن ہوئے ہیں لیکن ان کا جواب جتنا مکمل ہے اس سے پہلے میں نے اتنا مکمل جواب نہیں دیکھا، لیکن اس پر سر، میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں، انہوں نے مجھے پوری تفصیل دی ہے جناب سپیکر، اس میں چھوٹے چھوٹے مقدموں میں میری ایک Suggestion ہے، مجھے جواب مل گیا ہے لیکن سر، میری Suggestion یہ ہے کہ یہ آپ کی پی ایم کی تصویر ہے ٹھیک ہے جی! اور یہ ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے جو میں نے آپ کو دیا ہے، اس میں وہ کہتے ہیں، میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرونگی کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ کی ایک کمیٹی بنائیں اور تمام جیلوں کا وہ

وزٹ کریں اور اس میں جتنی بھی خواتین جن کی معیاد مدت جو قید کی ہے وہ کم ہے اور جس میں Juvenilesہیں اوران کی بھی قید کی مدت اگر کم ہے توان کو رہا کیا جائے اور یہ تمام صوبے کا جب وزٹ ہو جائیگا تو اس کے بعد ہو سکتا ہے منسٹر صاحب میرے ساتھ ایگری کریں یا نہ کریں؟ لیکن میری ایک Suggestionضرور ہے اس میں، تو باقی اس میں مجھے یہ جو جواب انہوں نے دیا ہے لیکن بالکل Completeہے.And I appreciate the Prisons Department کہ انہوں نے جس طریقے سے مجھے یہ جواب دیا ہے، تو چاہیئے تو یہ کہ یہ ان تمام منسٹروں کے لئے ایک مثال قائم ہو کیونکہ جہا ں اچھی بات ہو گی وہاں پر ہم تنقید برائے تنقید نہیں کریں گے لیکن جہاں پر جس طریقے سے Not receivedبڑا اچھا کوئسچن کا جواب آجاتا ہے، وہاں پر ہم تنقید ضرور کریں گے اور اس منسٹر کو ضرور ٹارگٹ کریں گے۔ تھینک یو، جناب سپیکر سر، یہ ان سے جواب لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ اس میں جو ہمارے شفیع اللہ خان صاحب ہیں، منسٹر، انہوں نے جو Suggestion دی ہے، شفیع اللہ خان صاحب، آپ میڈم کے ساتھ بیٹھے ہیں اور اس پر Proper workingکریں اور جو بہتر اس کے لئے ہو سکے وہ کریں جی جی۔

جناب شفیع اللہ خان (معاون خصوصی جیل خانہ جات): شکریہ سپیکر صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ ایک Seasoned politicianہیں، اس نے مجھے اور میرے ڈیپارٹمنٹ کوAppreciate کیا، میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی اپنے Prisons Departmentکو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جہاں تک اس کی Suggestion کا تعلق ہے، یہ ایک Valid suggestion ہے، میں ایگری کرتا ہوں اور ان شاءاللہ بیھٹیں گے اور Jointly ہم کمیٹی بنائیں گے اور جو Deficienciesہیں، جو کمی ہے اس کو ہم دور کریں گے۔ Thank you so much.

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 11427، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 11427 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے سال 2016 سے لیکر 2020 کے دوران ضلع پشاور کے بی ایچ یوز و آر ایچ سیز اور ہسپتالوں کے لئے مختلف اقسام کی ادویات اور مشینری خریدی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ادویات اور مشینری کس طریقہ کار کے تحت خریدی گئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مننه. دا خو دوه کوئسچنز دی، 11427 و 11426 او دواړه د هیلتھ ډیپارتمنټ باره کښې دی، په هغې باندې ما نه مخکښې نگهت یاسمین ډیرې خبرې اوکړې وربانديې. سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ اتنا اہم Important department ہے، بہت وسیع ڈیپارٹمنٹ ہے اور لوگوں کی صحت اور زندگیوں کے ساتھ معاملہ ہے لیکن ان کوئسچنز کو بھی دیکھیں، نوعیت کو، بہت Important Questions ہیں اور کورونا کے بارے میں ہیں اور خاص کر سیکنڈ کوئسچن آپ صرف ملاحظہ کر لیں، سرکاری شعبہ صحت میں استعداد کی کمی کے بعد نجی لیبارٹری سے ایک معاہدے کے تحت کورونا کی ٹیسٹنگ کی جاتی ہے، اخبار میں میں نے پڑھا تھا کہ اس ٹیسٹنگ پر ہمارے کتنے پیسے خرچ ہوئے؟ سر، آپ کو پتہ ہوگا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سن رہا ہوں، سن رہا ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تین ارب، تین ارب، کیا ہمارے یہ تینوں ہسپتالوں میں چار سو لیبارٹریز کی بھی کمی ہے کہ ہم نجی پرائیویٹ لیبارٹریوں سے ٹیسٹس کراتے ہیں، ان کو پیسے دیتے ہیں اور پھر ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ کیا ہے؟ ان کے ساتھ ہمارا ریٹ کس طرح طے ہو گیا؟ لیکن اس کا حال یہ ہے کہ آپ کے سامنے ہے، نہ کوئی جواب ہے، تو میری یہ آپ سے ریکویسٹ ہو گی کہ ان کو جو Concerned Committee ہے اس کو بھیج دیں، ابھی سے وہ جواب بھی لے آئیں گے اور ہم اس کو ڈسکس کریں گے اور آپ سے میری ذاتی ریکویسٹ ہے کہ یہ اپنی کمیٹیوں کو ذرا فعال کر لیں۔ اب یہ ہیلتھ کمیٹی ہے میرے خیال میں جب سے یہ بنی ہے، دوبارہ تو میرے خیال میں اس کی ایک بھی میٹنگ نہیں ہوئی اور ہوئی بھی ہے تو وہ بھی اس میں کوئی بھی پروسیڈنگز نہیں ہوئی تھی، تو اگر ایک طرف ہماری کمیٹیاں اتنی غیر فعال ہیں تو کس طرح ہم ڈیپارٹمنٹ کی Accountability کریں گے، ان کا احتساب کیسے کریں گے، ہمیں کس طرح ڈیپارٹمنٹ کی Efficiency کا پتہ چلے گا؟ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ It should be referred to

the Committee concerned, immediately after asking from the House. اوراس پر ذرا آپ سختی کرلیں سر، یہ حالات بہت خراب ہیں، حالات بہت خراب ہیں، ہم کیا کر سکتے ہیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں؟ جی

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں، یہ پورے صوبے کے لئے اور آپ کے لئے اور ہمارے لئے کیونکہ بہت ذمہ دار ڈیپارٹمنٹ ہے، روزوں میں اسمبلی اجلاس میں میں نے ایک پوائنٹ اٹھایا ہوا تھا کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی دوائیاں جگہ جگہ فروخت ہو رہی ہیں اور وہ باقاعدہ اخبار میں بھی آیا ہوا تھا کہ کرک کی دوائیاں چارسدہ میں بہت بڑی مقدار میں پکڑی گئی ہیں، کم تعداد میں نہیں، پھر اس کے بعد میرے پاس ریکارڈ آیا کہ بارہ اضلاع کی ایسی دوائیاں ہیں جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی جگہ جگہ میں فروخت ہو رہی ہیں، سپیکر نے رولنگ بھی دی کہ چودہ دن کے اندر اندر ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب ملنا چاہیئے۔ جب سارے ممبران اسمبلی اسی ڈیپارٹمنٹ کے متعلق بات کرتے ہیں۔ تو میرے خیال میں ہم منسٹر کے مخالف نہیں ہیں، وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن جب وہ اس کے ساتھ فنانس ہو اور ہیلتھ ہو، دونوں ہیوی ڈیپارٹمنٹس ہوں، اور ایوان سوالات بھیجے اور اس کا جواب نہ ملے اور ان کی دوائیاں ایک ضلع کی دوسری جگہ پہ فروخت ہو رہی ہوں تو پھر اشارہ ہمیں یہ ملتا رہے گا، جس طرح خوشدل صاحب نے کہا کہ کورونا پہ تین ارب روپے ٹیسٹ پہ خرچ ہوئے ہیں، تو ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہیلتھ منسٹر بڑے ذمہ دار آدمی ہیں کہ وہ اس میں Involve ہوں گے لیکن جب دوائیوں کا نہیں پوچھتے، تین ارب کا نہیں پوچھتے، سوالات کے جوابات نہیں دیتے تو پھر میرے خیال میں ہمیں تو یہ منسٹری نہیں ملے گی، کسی اور کو ملے گی، برائے مہربانی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ بہت ذمہ دار ڈیپارٹمنٹ ہے اور ہم اس کا احترام کرتے ہیں لیکن جب وہ اسمبلی کا احترام نہیں کریں گے، مریضوں کا احترام نہیں کریں گے، دوائیاں فروخت ہونگی تو پھر اشارہ ہمیں ملے گا کہ یہ میرے خیال میں ملی بھگت سے یہ سارا کچھ ہو رہا ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، ہیلتھ واقعی ایک بہت Important department ہے، میں بھی رہ چکا ہوں، اس میں کافی مشکلات بھی ہوتی ہیں، آپ جتنا بھی کام کریں لیکن ظاہر ہے کہ جتنی آبادی ہے ہماری، جتنی ہمارے پاس Facilities ہیں، مشکلات تو ہوتی ہیں لیکن جو کورونا کے حوالے سے بات ہوئی جناب سپیکر، جو کرپشن کے الزامات لگے، میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو پہلی لہر آئی تھی کورونا کی، اس وقت واقعی ہم تیار نہیں تھے، کوئی بھی تیار نہیں تھا دنیا کے اندر اور اس میں ہم نے دیکھا اٹلی جیسے ملک میں جو لوگ مرتے تھے، سڑکوں کے اوپر مرتے تھے، گلیوں میں ان کی لاشیں پڑی ہوتی تھیں، یہ شکر الحمدللہ کہ وہ صورتحال یہاں پیدا نہیں ہوئی جناب سپیکر، لیکن جو دوسری تیسری لہر آئی، اس کی وجہ سے آپ دیکھیں کہ بہت شدت سے آئی لیکن وہ Panic آپ کو نظر نہیں آئی، کیوں؟ اس لئے کہ آپ نے اپنے ہسپتالوں کو اس قابل بنا دیا تھا جس کی وجہ سے وہ Facilities جو کورونا میں آپ Deal کرتے ہیں، وہ Facilities آپ نے دے دی تھیں ہسپتالوں کو، جس کی وجہ سے یہ جو شدت کے ساتھ لہر آئی، اس کا ہم نے مقابلہ کیا اور وقتاً فوقتاً اس کے لئے اقدامات اٹھائے گئے۔ تو جو یہ بات کر رہے ہیں کہ جی اتنے پیسے خرچ ہوئے، دیکھیں اس وقت لوگوں کی زندگی بچانا تھی، آج اگر وہ لوگ مر جاتے اور ہم کہتے جی کہ پیسے کیوں خرچ نہیں کئے؟ تو میرے خیال سے یہاں پہ یہ بڑا معزز ایوان ہے، یہ کوئی چوک یادگار یا جلسہ گاہ نہیں کہ ہم آکر جو بھی کہیں کہ، ہم کہہ دیں جی، تین ارب کی چوری ہوئی ہے، یہ ایوان ہے، اس میں آپ کو پورا حق حاصل ہے، آپ آئیں اور ساتھ ثبوت لے کر آئیں کہ جی یہاں پہ چوری ہوئی ہے (شور) ایک منٹ جی، ایک منٹ پلیز، میں اس پہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سنیں تو، اچھا سنیں تو، یہ کوئی طریقہ نہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سن لیں، ایک منٹ، ایک منٹ سن لیں، سن لیں جی۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ کوئی طریقہ نہیں، دیکھیں آپ کو پتہ ہے، میں پبلک اکاؤنٹس میں، پبلک اکاؤنٹس۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، بابک صاحب، درانی صاحب، یو منټ جی

وزیر محنت وافرادی قوت: ماله دې خدائے ستاسو په شان تربیت نه راکوی، ما دې خدائے دهغه تربیت نه ساتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: House in order، یو منټ جی، یو منټ یو، منټ جی، یومنټ جی، یہ کوئسچن میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، الزام لګیدلے دے، جناب سپیکر-----

(شور)

Mr. Deputy Speaker: ایک منٹ House in order, House in order.

وزیر محنت وافرادی قوت: یا هلکه، صبر کوه، صبر کوه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: House in order, House in order. فضل الٰہی صاحب، آپ بیٹھ جائیں، فضل الٰہی صاحب، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، ایک منٹ-----

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، دا خو ډیره غلطه خبره ده، دا ډیره غلطه خبره ده-----

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ، یو منټ جی، بابک صاحب، House in order-----

وزیر محنت وافرادی قوت: بابک صاحب، دا طریقه نه ده، ته ډیر سینیئر سړے ئې۔

Mr. Deputy Speaker: House in order.

جناب سردار حسین: ماله یو منټ خو راکړئ کنه۔

وزیر محنت وافرادی قوت: دا طریقه نه ده، نه ته یو منټ نه لس منټه خبرې اوکړه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ګوره چغې وهلو نه څه جوړیږی نه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، ایک منٹ، ایک منٹ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر صاحب، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ چیخیں مارنے سے ہماری کوئی بات ہو جائے گی تو چیخیں نہ ماریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی، ایک منٹ جی، ایک منٹ جی، میڈم ایک منٹ جی۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں جواب دے رہا ہوں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، یہ کوئسچنز ہیں، ان کے Answers نہیں آئے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے سر، سارے انہوں نے الزام لگائے، میرا حق ہے کہ میں جواب دوں، یہ ان کا حق ہے کہ یہ بات کریں، یہ کون آگئے کہ ہمیں کہتے ہیں کہ جی آپ یہ بات نہ کریں، یہ کون ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت، ایک منٹ، شوکت صاحب، ایک منٹ۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ کون ہیں؟ اکثریت ہمارے پاس ہے، عوام نے ہمیں ووٹ دیا ہے، یہ کون ہوتے ہیں یہ بات کرنے والے، یہ کونسا طریقہ ہے، یہ کونسی جمہوریت ہے؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ جو چیخیں مارنے سے یہاں پہنچے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، خوشدل خان صاحب، بیٹھ جائیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: شرم او کړه شرم، لږ شرم او کړه، ته څه خبرې کوې، ته ځان ته دومره سینئر پارلیمنټیرین وائې یار، لږ شرم او کړه۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، خوشدل خان صاحب، بیٹھ جائیں، House in order-----

(شور)

وزیر محنت وافرادی قوت: ګوره غلطې خبرې به نه کوې، زه څه دغه نه یمه بنه۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order.

وزیر محنت وافرادی قوت: زه ستا په شان غل نه یمه، زه ستا په شان غل نه یمه بنه، زه تاله جواب را کولے نه شم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .House in order ایک منٹ، خوشدل خان صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: زه ستا په شان غل نه یمه، زه د عمران خان پیروکار یم، زه تاله هر ځائې کښې جواب درکولے شم، زه تاله هر ځائې کښې جواب درکولے شم

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، خوشدل خان صاحب۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: دا بدمعاشی به نه کوې بنه، دا بدمعاشی به نه کوې۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، بابک صاحب، کښینئ جی، بابک صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: په طریقه خبرې کوه، په طریقه خبرې کوه، دا بدمعاشی نه ده، دا څه بده بهیره نه ده چې ته بدمعاشی به کوې، دا ایوان دے ایوان، مهربانی به کوې خبرې به اورې، خبرې به اورې۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، میں سیشن دس منٹ کے لیے ایڈجرن کرتا ہوں، سیشن دس منٹ کے لئے ایڈجرن۔

(اجلاس دس منٹ کے لئے ملتوی ہو گیا)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره زیاته شکریه ادا کوؤ۔ جناب سپیکر، چې تاسو ظاهره خبره ده چې دا پارلیمانی نظام چې دے دا وی هم داسې چې بیا د اپوزیشن ممبرانو جناب سپیکر، د حکومت نه ډیر زیات توقعات دی او جناب سپیکر، دا په هره حواله بیا مونږ د حکومت نه ډیره زیاته توقع ساتو چې حکومت به زمونږه داد رسی کوی او غواړو هم دا چې دلته ناست

یو چې ډیر په ښه ماحول کښې د اسمبلئ دا اجلاس چې دے جناب سپیکر، دا روان وی او بعضې وخت کښې دا اوشی یا خدائے مه کړه د یو طرف نه داسې خبره یا د بل طرف نه او د هغې ماحول بیا په اسمبلئ کښې داسې جوړ شی او دا وی، مونږ سیاسی خلق یو، سیاست د دشمنئ شے نه دے، دا د ورورولئ شے دے، دا د خدمت نوم دے، دا واقعات راشی، زه به جناب سپیکر، صرف دا ریکویسټ به حکومت ته کومه او د حکومت هر منسټر صاحب ته به کومه، ایډوائزر صاحب ته به کومه چې ځومره واکداران دی، هغوی ته به کومه او مونږه دا حق د هغوی نه لږ سیوا لرو، که مونږه لږه تیزه خبره هم اوکړو یا خدائے مه کړه مونږ به کوشش کوؤ چې داسې خبره اونکړو چې هغه نامناسبه وی، دا زمونږه هم ذمه داری ده خو خدائے مه کړه چې هغه نامناسبه وی، دا زمونږه هم ذمه داری ده خو خدائے مه کړه که داسې یو حرکت د دې غاړې نه هم اوشی نو د هغوی نه زمونږ دا توقع ده چې هغوی به ډیر په خنده پیشانئ، د خندا طریقه باندې، فراخدلئ طریقه باندې به بیا مونږ د هغوی نه دا توقع کوؤ چې مونږ له به جواب راځی، ځکه چې دا تاسو دلته هاؤس کښې هم خبره کوئ بیا مونږه هم خبره کوؤ چې دا زمونږ د دې صوبې څه روایات دی، پارټئ که د هر چا جدا جدا دی، نظریه که د هر چا جدا جدا ده خو مونږ د دې صوبې خلق د روایاتو خلق یو، د هغه روایاتو جوندی ساتلو خلق یو، مونږ د یو بل د غم خادو خلق یو، یو بل سره ملاویږو، دا ملاویدل چې مونږ په ورورولئ کوؤ، دا ډیر خوند کوی، هم دغسې دلته که اپوزیشن موشنز راوړی یا هغه په مختلفو حوالو باندې دلته تاسو ته ریکویسټ کوئ چې په هغې باندې خبره کوؤ نو د هغې هرګز مدعا دا نه ده چې مونږه دې سکورنګ اوکړو، د هغې مدعا او مقصد دا وی چې مونږ د خپلو علاقو د دې خپلې صوبې مسئلې راپورته کړو، که مونږ په حکومت تنقید کوؤ، مونږ د غلطو یا د کوتاهو نشاندهی کوؤ، دا که د بدانتظامئ په شکل کښې دی، دا که د کرپشن په شکل کښې دی نو زمونږ دا ګزارش دے چې حکومت دې په دې خبره داسې بد نه ګنړی، پکار دا ده چې که مونږ دا ریکویسټ کوؤ چې دا موشن دې سټېنډنګ کمیټئ ته لاړ شی، Suppose یا په دې باندې دې دلته ډسکشن اوشی یا که مونږ دا ریکویسټ کوؤ چې د دې سوال جواب مناسب نه دے، مونږ ته

مناسب جواب را کړه نو مونږ به دا ریکویسټ حکومت ته کوؤ، پکار دا ده چې مونږ ته ډیر په ښه انداز کښې جواب را کړې، زما خیال دا دے چې بیا به دا ماحول نه جوړیږی، شوکت صاحب زمونږ ورور دے، دا مونږ ټول وروڼه یو، هرګز داسې ویل نه دی پکار، د چا به سیاسی تجربه سیوا وی، د اپوزیشن لیډر صاحب چې نن دلته ناست دے، زه به دې ټولو ممبرانو ته خواست کوم، بلکه زه به د دې موقعې نه فائده اخلم چې دا زمونږ اسمبلی هال دے، دا زمونږ په شان ځوانان ممبران چې دلته ناست دی، د دې Motivation د پاره په دې صوبه کښې څومره چیف منسټرز پاتې شوی دی، په دې ګیلرئ کښې د هغوی تصویرونه اولګول او چې څومره اپوزیشن لیډرز پاتې شوی دی، دا زمونږ د پاره Motivation دے، د ټولو ممبرانو د پاره دا یو Guideline دے، یو Guidance دے، د دې د پاره لهذا دا اسمبلی ده، دا چې نوره باوقاره وی، څنګه چې دا ان شاءالله که خیر وی، هسې هم که مونږه اوګورو، څنګه چې بیا بیا مونږ ذکر کوؤ، د اتو کالو نه چې د اپوزیشن دا حلقې څومره د محرومئ ښکار دی، زه به دا هم ریکویسټ تاسو ته اوکړم، سپیکر صاحب ته او ډپټی سپیکر صاحب ته چې تاسو د اسمبلئ نه باهر په دې هال کښې مونږ ټولو ممبرانو له وخت را کړئ چې مونږ تاسو ته د خپلې خپلې حلقې بریفنګ درکړو، تیرو نهو کالو نه زمونږ دې حلقو سره ذاتیات روان دی، زما دا خیال دے، د حکومت نظر دا دے، خدائے مه کړه، دا د اپوزیشن حلقې د پاکستان ضلعې نه دی یا د پختونخوا علاقې نه دی چې یو طرف ته حکومت د ذاتیاتو په بنیاد او د ناانصافئ په بنیاد باندې دومره محرومئ سیوا کړے او بل طرف ته حکومت کښې برداشت نشته، کامران صاحب تقریر اوکړو، زمونږ د وراره په ځائے دے، دلته اپوزیشن لیډر ناست دے، کومې خبرې هغه اوکړے، هغه د برداشت نه وے، مونږ برداشت کړے، مونږ کښې برداشت شته خو بیا د هغې هم یو حد وی، لهذا زما دا ریکویسټ دے، ان شاءالله چې دا هاؤس به ډیر په وروروئ چلاؤ، دا هاؤس به ډیر په مهذبه او د احترام په طریقه چلاؤ، دا نه چې خدائے مه کړه، مونږ به د حکومت بے عزتی کوؤ، دا نه چې خدائے مه کړه، مونږ به د وزیرانو هغه کردار کشی کوؤ یا به مونږ خدائے مه کړه، هغه بدنامی کوؤ، داسې به مونږ هرګز نه کوؤ، دا که زمونږ

د طرف نه کیږی، مونږ به د هغې هم غندنه کوؤ، لهذا زما به دا خواست وی چې په دې ماحول کښې دا ټهنګ ټکور کله نه کله کیږی، بس هغه ټهنګ ټکور چې وو، هغه خلاص شو او ډیر Smooth به ان شاءالله مخې ته دا هاؤس چلاؤ، مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، مہربانی جی۔ دا کوئسچن نمبر 11427 اینډ 11426 د خوشدل خان صاحب دا زه ډیفر کومه او Next session چې کله منسټر صاحب وی، هغه به پکښې جواب ورکوی جی، تفصیلی جی۔ تهینک یو۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب فضل حکیم خان صاحب،ایم پی اے2جون تا4جون، جناب محمد ریاض خان،ایم پی اے2جون تا4جون، جناب سید اقبال میاں صاحب،ایم پی اے2جون، جناب اجمل خان صاحب،ایم پی اے 2جون، جناب ظہور شاکر صاحب ، معاون خصوصی 2جون، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ،ایم پی اے2جون، محترمہ سمیہ بی بی صاحبہ،ایم پی اے2جون، جناب انور زیب خان صاحب، منسٹر 2جون تا3جون، جناب قلندر لودھی صاحب، مشیر، 2جون، جناب عارف احمد زئی صاحب، معاون خصوصی2جون، جناب مصور خان صاحب،ایم پی اے2 جون، جناب محمد عبدالسلام صاحب،ایم پی اے2 جون، جناب سردار خان صاحب،ایم پی اے2جون، جناب ریاض خان صاحب، معاون خصوصی 2جون، جناب عباس رحمان صاحب،ایم پی اے2جون۔۔۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

آئٹم نمبر6: آئٹم نمبر6 جو ہے وہ ہمارا چشمہ رائٹ بنک کینال،اس پہ ہماری ڈسکشن سٹارٹ تھی تو نہ وہ ایجنڈے پہ نیچے آگئی ہے جی، دا جی ایډجرمنټ موشنز دے نه وروستو دی جی، دا آئټم نمبر 6 دے، او ګورئ، او جی، هغې باندې دے ځکه چې هغه ډسکشن د دې وجې نه ئے Close کړو، هغې باندې خے ډسکشن Close کړو، آئټم نمبر 6، جی جی۔

چشمہ رائٹ بنک کینال پر بحث

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب، آپ کا شکریہ۔ چونکہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس صوبے کا، بلکہ صوبے کا نہیں اس ملک کا ایک مسئلہ تھا۔ پہلے جو چشمہ کا فرسٹ لفٹ بنا ہے، یہ دوسرا جو ہے میں جب سی ایم تھا، اس سے پہلے یہ یہاں پر پراونشل اسمبلی میں بھی ڈسکس ہوتا رہا، قومی اسمبلی میں ڈسکس ہوتا ہے اور پھر تقریباً تین حکومتوں میں، میں نے خود دیکھا، ابھی جب میں فیڈرل منسٹر تھا اس وقت بھی وہاں پر ہم نے ڈالا تھا PSDP میں لیکن نہ صوبائی گورنمنٹ، نہ کوئی وفاقی گورنمنٹ اس کو اتنی اہمیت دیتی ہے جس طرح اس کو اہمیت ملنی چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، صوبے میں ہم اجناس میں خود کفیل نہیں ہیں اور اس صوبے کی ایک مجبوری ہے کہ ہمیں چاول بھی پنجاب سے آتا ہے، ہمیں آٹا بھی پنجاب سے آتا ہے اور جب ہماری کوئی تلخی ہو جاتی ہے تو وہاں پر پنجاب کی حکومت پھر ہمارے صوبے میں جو گندم آتی ہے اس پر پابندی لگاتی ہے اور جب پابندی لگاتی ہے تو اتنی مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور بہانہ بناتے ہیں کہ ادھر سے یہ ساری سمگلنگ میں جاتی ہے افغانستان۔ جب میں سی ایم تھا، میرے ساتھ فوڈ منسٹر تھے فضل ربانی صاحب جو مردان سے تعلق رکھتے تھے، اس نے کوئی Statement دی، پنجاب اس پر غصہ ہوا اور وہاں پر انہوں نے ہماری گندم، آٹا وہ سب کچھ بند کیا، پھر میں اور چیف سیکرٹری خود چلے گئے اور وہاں پر پرویز الٰہی سے بات کی، چیف سیکرٹری پنجاب بھی تھا، تو انہوں نے اپنے فوڈ منسٹر کو ڈانٹا بھی اور وہ سپلائی شروع ہو گئی لیکن ایک مجبوری ہے اس صوبے کی اور اس مجبوری سے نکلنے کے لئے میں نے بڑی سٹڈی کی ہے کہ ہمارا یہی ایک کام اگر ہو جائے اس سے تقریباً ہماری تین لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہے، اور اگر آپ کی وہاں پر تین لاکھ ایکڑ بنجر زمین سیراب ہو جائے تو آپ اجناس میں خود کفیل ہو جائیں گے، آپ کا وہاں پر چاول بھی اپنا ہو گا، گندم بھی ہو گی، خود کفیل کے علاوہ آپ افغانستان کو جتنا دیتے ہیں وہ پنجاب کی ضرورت نہیں ہے، آپ افغانستان کو بھی دے سکتے ہیں۔ میں جب چیف منسٹر تھا، میں نے اس کا پورا پی سی ون فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ، اس پر اخراجات تھے پچیس ارب روپے، پورا یہ پراجیکٹ، یہ سکیم جو تھی پچیس ارب سے بنتی تھی اور جب ہم نے ہائیڈل پر فیصلہ کیا کہ ایک سو دس ارب روپے ہمیں ملیں گے، اس پر ہم نے اسی سال پانچ ارب روپے آپ ذرا وہ پرانی اے ڈی پی نکالیں ہمارے وقت کی، ہم نے اس کے لئے پانچ ارب روپے ان میں سے رکھے کہ ہم اس ایک سو دس ارب روپے میں سے خود Complete کریں گے، اگر فیڈرل گورنمنٹ تعاون کرتی کچھ

بنیادوں پر کرے گی لیکن پھر مسئلہ یہ ہوا کہ اس ایگریمنٹ میں یہ بھی تھا کہ کوئی فریق عدالت نہیں جائے گا، وہ ایگریمنٹ میرے پاس بھی ہے اور یہاں پر آپ کی حکومت کے پاس بھی ہے لیکن اس کے باوجود فیصلہ جب ہوا، دو ثالث ہمارے تھے دو واپڈا کے تھے، پینل کا چیئرمین جسٹس اجمل میاں پو یا سندھ سے تھا، ایک فیصلہ آیا، جو ہماری کوشش تھی لیکن پھر واپڈا والے چلے گئے انہوں نے Stay لے لیا، وہ پیسے ہمیں نہیں ملے اور پراجیکٹ نہ ہو سکا۔ اس کے بعد حیدر خان چیف منسٹر بنے اور حیدر خان نے اور اسفندیار خان نے زرداری صاحب سے بات کی اور وہ پیسے پھر آنا شروع ہو گئے جو ایک سو دس ارب روپے تھے، میں نے اس وقت امیر حیدر خان ہوتی صاحب کو بھی ریکویسٹ کی کہ چھوٹے چھوٹے منصوبے چھوڑیں یہ ایک منصوبہ اس میں سے کر دیں کہ یہ صوبہ خود کفیل ہو جائے، تو ابھی بھی ہم اس ایوان کے ذریعے جب ہماری میٹنگ تھی سپیکر کے ساتھ، کہ ابھی چونکہ فیڈرل پی ایس ڈی پی بن رہی ہے، اگر ہم متفقہ طور پر ادھر سے ایک ریزولیوشن بھی صوبے کی طرف سے بھیجیں اور اس کی اہمیت کو ہم اجاگر کریں اور اسی بنیاد پر اگر فیڈرل گورنمنٹ پوری اس کے لئے تیار نہیں ہے، میں تو یہ بھی ریکویسٹ کرونگا کہ پراونشل گورنمنٹ اس میں اپنا شئیر ڈالے کہ یہ منصوبہ اس سال اس کے لئے اتنے پیسے رکھے جائیں کہ کم از کم کوئی کنٹریکٹر، یہ عام لوگوں کے کنٹریکٹر کا کام نہیں ہے، اس میں ایسے Bids آئیں گے، اگر آپ کے پاس اس کے لئے پیسے ہونگے تو وہاں پر کنٹریکٹر اس کے لئے تیار ہو گا، تو میری پورے اس ایوان سے گزارش ہے، باقی تقریریں تو میں نے نہیں سنی ہیں لیکن میں گورنمنٹ سے بھی چونکہ زیادہ تر کریڈٹ جائے گا وہ تو حکومت کو جائے گا، ایک بڑا منصوبہ ہے، وہاں پر کرلے تو موجودہ پانچ سال پرویز خٹک کی حکومت میں اور تین سال محمود خان کی حکومت میں کوئی ایک پراجیکٹ اس صوبے میں ایسا نہیں ہوا جو ریونیو پیدا کرے، یہ ہم ضرورت محسوس کر رہے ہیں، آئل اینڈ گیس پہ کمپنی بنی تھی، صوبے کے اخراجات اس پر ہوئے، کروڑوں اربوں روپے اس پہ خرچ ہوئے، ایک کنواں انہوں نے تلاش نہیں کیا۔ ہمارے صوبے کی دو تین چیزیں ہیں، ایک ہے ہمارا ہائیڈل، ایک ہے ٹورازم اور ایک ہے آئل اینڈ گیس، جس سے آپ کا صوبہ خود کفیل ہوتا ہے۔ ہماری بدبختی، ہماری بدقسمتی ہے، ہماری ہے یا پورے صوبے کی ہے، جب عاطف خان نے اس پر کام شروع کیا ٹورازم پر اور یہاں پر بہت اچھی خوبصورت بریفنگ دی، میں نے اسے اپنے علاقے کا بھی ایک منصوبہ یہاں پر پیش کیا جو

ہمارے پیزو میں ہے، پھر بیچارہ وہ منسٹر چلا گیا اور ٹورازم کے جو منصوبے ہیں وہ ادھورے رہ گئے۔ ابھی یہ تین چیزیں ہمارے پاس ہیں، ایک ہائیڈل ہے، ایک آئل اینڈ گیس ہے، ایک ٹورازم ہے، ابھی اگر آپ وفاقی حکومت سے ہماری صوبائی گورنمنٹ رابطہ کرے، میر ابیٹا ایم این اے ہے، وہ خود بھی وہاں پر آئل اینڈ گیس کی وہاں پر سٹینڈنگ کمیٹی میں ہے، یہ مسئلے میں نے اس کو دیئے ہیں، وہ اٹھا رہا ہے لیکن اگر گورنمنٹ، یہاں پر اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے، محمود خان صاحب جائیں اور وہاں پر کہہ دیں، ایک تو ہمیں بجلی کی جو رائیلٹی ہے اس میں جو ہمارا شیئر ہے، وہ نہیں مل رہا ہے، ہماری خواہش یہ تھی کہ ابھی شکر ہے ایک وفاقی حکومت ہے جو پی ٹی آئی کی ہے اور ایک صوبائی حکومت، اس میں ہمیں جو کوئی فیڈرل گورنمنٹ سے نہیں دے رہا تھا، ایک ہی پہلی بار زندگی میں، ایک دفعہ پہلے جب سردار مہتاب صاحب تھے، غالباً اس وقت نواز شریف صاحب تھے اور وہ چیف منسٹر تھے، اس کے بعد ایک حکومت آئی، اس میں بھی بڑی Progress ہوئی تھی اس وقت، ابھی اگر ہماری صوبائی حکومت مرکز سے رابطہ کرے، ہمارے وہ بقایاجات جو وہاں پر خواہ وہ ہائیڈل کی سائیڈ پر ہمارے ہیں یا ہمارے آئل اینڈ گیس کے ہیں، یہ ہمارے تین ممبرز یہاں پر بیٹھے ہیں، کوہاٹ، کرک، ہنگو، ہنگو کے سارے پی ٹی آئی کے ہیں اور کرک اور کوہاٹ میں مشترکہ قسم کا ہمارا انتخاب ہوا ہے، اس کے لئے بھی ہم نے چیف منسٹر سے بات کی، سپیکر صاحب نے کی، ان کے ساتھ ایک ایگریمنٹ ہوا، Minutes بھی موجود ہیں، ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں کہ وہاں پر صوبے کی طرف سے فنڈ ریلیز ہوگا ایم پی ایز کا، لیکن اس پر بھی عمل نہ ہو سکا، ابھی دوبارہ احتجاج پر لوگ آرہے ہیں، تو میری آپ سے گزارش ہے، ہم آپ کے ساتھ ہیں پوری اپوزیشن، ان تینوں چیزوں کو اولیت دیں، ایک تو یہاں سے ایک ریزولیوشن اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں، یہ گورنمنٹ مناسب سمجھتی ہے کہ ہمارا جتنا شیئر وہاں پر پڑا ہے آئل اینڈ گیس میں، وہ ہمیں دے دیں، ہائیڈل میں ہمارے جتنے بھی بقایاجات ہیں، وہ ہمیں دے دیں اور ہمارے صوبے پر ایک احسان کریں کہ یہ چشمہ رائٹ بنک کینال ہے اس کو اس پی ایس ڈی پی میں ڈال بھی دیں لیکن اس طرح ڈالنا نہیں کہ دس کروڑ روپے اور یہ پراجیکٹ ہوگا، ابھی جو میری معلومات ہیں، یہ ابھی گیا ہے ڈیڑھ، ایک سو پچاس ارب پہ، میں جب چیف منسٹر تھا تو پچیس ارب پہ بن رہا تھا، جب غفلت ہوئی، کسی نے توجہ نہیں دی، ابھی وہی پراجیکٹ چلا گیا ایک سو پچاس ارب پہ، ایک سو نوے پہ، ابھی

میرے خیال میں اس سال دوبارہ اس میں کچھ قیمتیں بڑی ہیں، یہ میں پچھلے سال کی بات کر رہا ہوں، تو اس میں ہم ان شاءاللہ بھرپور طریقے سے، میں میڈیا سے گزارش کرونگا وہ یہاں پر بیٹھا ہے، ہمارا ایک بڑا حصہ ہے اگر وہ بھی اس کو Highlight کرے اپنے چینل کے ذریعے کہ پراونشل گورنمنٹ اپوزیشن ان تین مطالبات کو اولیت دے رہی ہیں اور وفاقی حکومت اس کو وزن دے، لیکن میڈیا والے بھی ناراض ہیں، کل بھی انہوں نے میرے خیال میں واک آؤٹ کیا تھا اور یہ بھی میں گزارش کرونگا کہ حکومتیں زور پر نہیں چلتی ہیں، حکومت احترام کے رشتے پہ چلتی ہیں اور اس صوبے کا یہ ہے کہ آپ ایک قدم آئیں ہم دو قدم آپ کے پاس آجائیں گے، تین قدم آگے آجائیں گے لیکن وہ احترام کا رشتہ جب موجود ہو، ابھی وفاق میں حامد میر کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، وہاں پر وہ دوسرا جو صحافی تھا اس کو جس طرح مارا گیا اپنے گھر میں، ہمارے ہاں جب کوئی بات کرتا ہے، یہ تین ایم پی او، ابھی میرے بنوں میں تو اس طرح ہے جس طرح نسوار پٹھان آدمی کبھی ڈالتا ہے، کبھی پھینکتا ہے، صحافی بھی تین ایم پی او کے اندر اور تاجر بھی تین ایم پی او کے اندر، خدارا اس صوبے کی روایات پر رہیں، اس کے ہم امین ہیں۔ ابھی اس عمر میں ہم ہیں لیکن یہ آئیں گے ہماری عمر پر، ادھر یہ آغاز ہے، ان کا تو نہ احترام کا رشتہ چھوڑیں اور میں بھرپور اپوزیشن کی طرف سے، میری ساری اپوزیشن بیٹھی ہے، اس کی تائید بھی کرتا ہوں، سفارش بھی کرتے ہیں، التجاء بھی کرتے ہیں کہ خدارا اس صوبے پر آپ رحم کریں اور یہ پراجیکٹ اس سال اس میں منظور کریں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب سردار حسین بابک صاحب، یہ آپ جو چشمہ رائٹ بنک کینال اور Suggestion for the fourth coming budget دونوں پر بات کر سکتے ہیں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ مونږه اپوزیشن د اپوزیشن لیډر صاحب په مشرئ کښې چې کله دا ریکوزیشن کولو نو جناب سپیکر، زمونږ مقصد هم دا دے او دا وو چې په دې هاؤس کښې د خپلو حلقو او بیا د صوبې چې کومې مسئلې دی چې په هغې باندې په تفصیل باندې خبره اوشی جناب سپیکر، او دا د حکومت د پاره د حکومت د اصلاح د پاره جناب سپیکر، دا ډیره ضروری وی، د هغې وجه دا ده چې په ټوله دنیا کښې جناب سپیکر، مونږه پارلیمانی نظام ته اوګورو د یو ډیر موزوں ګورننس د پاره عوامی فلاحی حکومت د پاره یوه ډیره مضبوطه اسمبلی چې ده جناب سپیکر، دا ډیر لازمی جز دے۔ حکومت څنګه

چې ما د دې نه مخکښې خبره اوکړله، دا زمونږه ورونړه دی که دا حکومت لږ په
غور د اپوزیشن دې ممبرانو ته اوګوری، که دې مشر ته اوګوری، دا شاته مشر
که ناست دے که هغه ته اوګوری، دې ټولو مشرانو ته اوګوری او بیا د
دوئ Political career ته جناب سپیکر، اوګوری نو زما دا خیال دے چې لږ ډیر
به بیا هغه ماحول جوړ شی د اسمبلئ۔ څنګه چې درانی صاحب خبره اوکړه، دا
چشمه رائټ بنک کینال چې دے، ما هغه ورځ هم دا خبره کړې وه چې مرکزی
حکومت ته پکار دا ده، زه نه پوهیږم چې زه اوس هم جناب سپیکر صاحب، وینم د
حکومت یو ملګرے هم د اپوزیشن تجاویز نه لیکی، تاسو که هم ورته لږ پام
اوکړو نو یو ملګرے داسې نه دے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب نوټ کوی، لګیا دے۔

جناب سردار حسین: شوکت صاحب لیکی، زنده باد، جناب سپیکر، دا چشمه رائټ
بنک کینال چې دے، پکار دا ده چې دا د پی ایس ډی پی نه ډیر پخوا مکمل شوے
وے، مونږ بیا هم یو ریلیف ورکوؤ چې دا په تیلو باندې کومه فیډرل ایکسائز
ډیوټی ده، دا هم زمونږه ایک سو نوے ارب روپو ته اورسیده او د چشمه رائټ
بنک کینال لګښت چې دے، دا هم 190 بلین ته اورسیدو، اوس سوال دا دے چې
دا تپوس به څوک کوی، آئین خو د هر صوبې حکومت له، بیا د هرې صوبې وزیر
اعلیٰ له د سی سی آئی په شکل کښې یو فورم داسې ورکړے دے که چرې یوې
صوبې ته د صوبې نه یا که چرې یوې صوبې ته د مرکز نه څه مشکل وی یا
غوښتنه وی یا تنازعه وی یا مطالبه وی، پکار دا ده چې د هغه صوبې چیف
ایګزیکټیو ریکوزیشن اوکړی، آئین دومره لار ورکړے ده چې بیا پابند دے،
وزیر اعظم د سی سی آئی اجلاس به رابللے شی۔ جناب سپیکر، مونږه او تاسو په
دې هم پوهیږو چې مونږ ته ډیره لویه مسئله ده، د غنمو په شکل کښې، مونږه هر
کال سبسډی ورکوؤ، چې کوم مونږه نه شو ورکولے، عوامو ته مونږه په کوم
ریټ باندې اوړه ورکوؤ یا غنم ورکوؤ، هغوی د هغې د اغستو جوګه نه
دی،پکار دا ده چې حکومت فوری طور باندې قرارداد راوړی، مونږه ئے
ورسره ټول پاس کړو، دا قرارداد مونږه راوړو، ځکه چې بجټ راروان دے،
څنګه چې درانی صاحب خبره اوکړه، د بجلئ خالص منافع چې ده، اے جی این

قاضی فارمولا آئینی فارمولا ده، د 1991ء کیبنټ Approve کړے ده، سی سی آئی Approve کړے ده، د پاکستان آئین دفعه 158 د دې ګواهی ورکوی، د دغه بجلئ اولنې استعمال او د دې خالص منافع د هغه Federating unit بربنه ده، د پختونخوا بربنه ده چې قوم ئے پیدا کوی۔ جناب سپیکر، ما په دې دریو کالو کښې د حکومت د طرف نه دا سې سنجیدګی او نه لیده، باوجود د دې نه چې د دې پختونخوا نه د پی ټی آئی پنځوس ایم این ایز دی، په قومی اسمبلئ کښې ناست دی، مونږ خو د دې خپلو ورنړو نه روزانه په تقریرونو کښې اورو چې د پاکستان په تاریخ کښې په اول ځل پښتون وزیر اعظم دے، پښتون دے، دوئ ورته پښتون وائی، مونږ د پاره هم پښتون دے، وزیران پښتانه دی، بالکل دی، خو سوال دا دے چې د پختونخوا د حق تپوس ولې نه کوی؟ آیا ماته د صوبائی حکومت یو نمائنده په جواب کښې دا خبره کولے شی چې هغه پنځوس ایم این ایز په تیرو دونیمو کالو کښې په دغه قومی اسمبلئ کښې چې سپیکر ئے هم پښتون دے، دا تاسو ته هم پته ده، د سپیکر رولنګ چې دے، هغه د سپریم کورټ د ججمنټ څومره اختیار لری، بلکه د هغې نه سیوا اختیار لری، زور لری، آیا دغه پنځوس ایم این ایز د پی ټی آئی ولې د پختونخوا د بجلئ د رائیلټی خبره نه کوی، آیا هغه پنځوس ایم این ایز ولې د دې صوبې د ګیس خبره نه کوی، په آئین کښې ده، په دفعه 157 کښې ده چې اول استعمال ئے دلته دے، دغه پنځوس ایم این ایز دا د این ایف سی ایوارډ خبره ولې نه کوی، د آئین تقاضه ده چې این ایف سی ایوارډ نه وی جاری شوے ،بجټ هم آئینی نه دے، دا این ایف سی ایوارډ ولې نه جاری کیږی، مونږ دا تپوس هم کوؤ چې دا صوبائی حکومت د مرکز نه ولې غوښتنه نه کوی، په دې پی ایس ډی پی کښې مونږ وینو، مونږ ګورو چې پنجاب کښې په سوونو کلومیټره موټر ویز جوړیږی، نن زما د پیښور نه واخله تر کراچئ پورې چې دا د ټول ملک موټر وے ده، دا د پختونخوا موټر وے نه ده، دا پختونخوا هم ده، دا د بلوچستان هم ده، دا د سندھ هم ده، جناب سپیکر، مونږ خو هغه او نه لیده، پکار دا ده چې بجټ تیاریږی، دا ډیره عجیبه خبره ده، دا Secret document دے، پکار دا ده چې په دې میاشت کښې خو پری بجټ سیشن شوے وے، سیمینار شوے وے، میډیا ته بجټ ډاکیومنټ اوپن شوے وے،

ستېک هولډرز په اعتماد کښې اغستې شوے وے ، حکومت مونږ ته د آمدن ذریعه ښودلے وے ، یا ئے آمدن ښودلے وے ، اخراجات ئے ښودلے وے ، خپل ترجیحات ئے ښودلے وے ، د ممبرانو نه ئے تجاویز اغستے وے ، د هغې مطابق بجټ جوړ شوے وے ، دا ټول ماحول نه دے ، غیر اعلامیه مارشل لاء ده

(تالیاں) تاسو ته به یاد شی چې تیر بجټ وو، دا د دې صوبې په تاریخ کښې په اول ځل د بجټ سپیچ کاپئ ئے هم مونږ له را نه کړے او بیا مونږ دلته احتجاج اوکړو، مونږ ترې بهر لاړو نو مونږ ته هغه کاپئ ملاؤ شوے ، دا ولے ؟ دا بجټ مونږ ولې پټ جوړه وو؟ دا بجټ مونږ ولې پټوؤ؟ دا بجټ مونږ ولې نه عام کوؤ، پکار دا ده، حکومت چې د فراخدلئ مظاهره اوکړی، دا ډاکیومنټ اوپن کړی، مونږ په دې خبره پوهیږو چې صوبائی حکومت سوګند کړے دے چې مونږ به د صوبې د حق وکالت او نه کړو، په دې مونږ پوهه یو، دا نه شی کولے ، دا صوبائی حکومت نه کوی، دا نه شی کولے ، بیا دومره خو کولے شی چې کم از کم په دې بجټ کښې مونږ دروغ نه وایو، دا د دروغو ټکې چې ما استعمال کړو، دا زه ثابتوم، دا به فنانس منسټر پخپله ثابتوی، تیر کال یو بجټ مونږ دلته پیش کړو او مونږ پاس کړو، دا فګرز دوئ ورکړل چې په مرکز کښې به په دې سیکټر کښې دومره پیسې رازی، دې سیکټر کښې به دومره پیسې رازی، نن دې مونږ ته اووائی چې په دې هاؤس کښې مونږ ته د دې بجټ د تجاویزو په رڼړا کښې اووائی چې په کوم کوم سیکټر کښې دوئ پیشن ګوی کړے وه چې دومره دومره پیسې به د مرکز نه رازی، په هغې کښې د مرکز نه څومره راغلے ؟ ما مخکښې دلته هم تجویز ورکړے وو، د بجټ د پاره، چې ټهیکداری نظام به Discourage کول غواړی، تاسو هم د یوې حلقې منتخب ممبر یئ، مونږ ټول د یوې حلقې منتخب ممبران یو، دلته د پینځو لکهو کارونه د لسو لکهو کارونه د څلویښتو لکهو کارونه د پنځوسو لکهو کارونه چې د ټهیکداری نظام د لاندې کیږی، هغې کښې میاشتې او کلونه د ټینډر په پراسیس لګی جناب سپیکر، په Education کښې لګی، بیا تاسو Percentage ته اوګورئ، که بیا زه دا خبره کوم چې دوئ وائی چې دا غله دی، کمیشنې دی، رشوتې دی، نن زه دا حکومت چیلنج کوم چې یو وزیر د پاسی او هغه دې دا خبره اوکړی چې په کوم ډیپارټمنټ

کښې کميشن نشته، ماته دې د هغه ډيپارټمنټ نوم واخلی، ټوله دنيا روانه ده او پبلک پرائيويټ پارټنر شپ باندې ډيويلپمنټ هم کوی، ريفارمز هم راولی، پکار دا ده، مونږ مشوره مخکښې هم ورکړے وه او اوس ورته هم مشوره ورکوؤ، تجويز ورته ورکوؤ چې تر پنځوستو لاکهو پورې تر يو کروړ روپو پورې په دغه علاقو کښې په دغه حلقو کښې پراجيکټ کميټئ جوړے کړئ، کمپوزيشن ئے تجويز کړئ چې Possibility ختمه شی، په دې باندې خو به کميشن نه شی اغستے، په ورک آرډر باندې خو به کميشن نه شی اغستے، په بل باندې خو به کميشن نه شی اغستے، ولې به څوک کرپشن کوی، دا مونږ ټول سياسی خلق يو، هر ممبر دا غواړی چې زه دې بيا ممبر شم، هر ممبر غواړی چې زه د بيا ممبر شم، کوم ممبر به داسې وی چې هغه به په لاړو، کوسو کښې، په روډونو کښې، په هينډ پمپونو او په ټيوب ويلو کښې کرپشن کوی، دغه تجويز ورله مونږ بيا ورکوؤ، زه د روډ سيکټر کښې خبره کول غواړم، دلته به دا روايت او دا سيټ Criteria وه چې سی اينډ ډبليو ته به دا اختيار وو چې کوم روډ به نوې جوړ شو، د هغې د ايم اينډ آر پيسې به هغوی سره پرتے وی، خدائے مه کړه چې يو ځائې کښې روډ کمزرے شو، هغوی به هغه ځائې برابر کړو، باقی روډ به بچ شو، نن د ټولې صوبې روډونه کهنډرات دی، زه د خپلې علاقې خبره اوکړم، زمونږ د علاقې روډونه کهنډرات دی، کهنډرات دی، عوام ممبرانو ته کنځل کوی، بدې ردی ورته وائی، زمونږ په کارګزارئ باندې نيوکے کوی، ګوتې راته نيسی او حکومت اپوزيشن سره چې کوم زياتې کوی، دا انتها ده، زه د حکومت نه دا خواست کوم چې په دې فلور باندې د دې صوبې خلقو ته اووايئ، وجه ورته اوښايئ چې تاسو ولې د اپوزيشن دې حلقو سره زياتې کوی، که د کرک ممبر د خپلې صوبې آئينی رائيلټی غواړی، تاسو ئے ورله نه ورکوئ، که بل ممبر، زه د خپلو روډونو د پاره فنډونه غواړم، ما له ئے نه راکوی، کم از کم دا حکومت چې نه راکوی، دا د دې صوبې دې خلقو ته اووايئ چې مونږ د اپوزيشن دې حلقو سره دا زياتې ولې کوؤ، کم از کم چې دا پته خو اولګی، د انصاف خبری دی، زبانی نه کيږی، جناب سپيکر----

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

نن تاسو هیلتھ ته راشئ، دوئ صحت کارډ راوړو، هغه خو مونږ ته پته ده چې یو انشورنس کمپنئی سره د بیمې د پالیسئی د لاندې انشورنس اوشو، ښه خبره ده، که بینظیر انکم سپورټ دے، هم ښه خبره ده، سهولت دے، رعایت دے، ضرورت پوره کیږی خو په دغه صحت کارډ کښې بنیادی مشکل چې دے، هغه غریبانانو خلقو سره دوایانو اغستل دی، خلقو سره د دوایانو اغستو پیسې نشته، پکار دا ده چې په هغه صحت کارډ کښې دوئ د دوایانو خرید یا اغستل شامل کړی، دویم اړخ چې دا کوم سرکاری هسپتالونه دی، سرکاری انفراسټرکچر دے، هغه نن سبا د عدم توجو ښکار دے، د نگهت بی بی ما نن هم یو موشن کتو چې یو غټ بلاک دلته، نورې ضلع پریږده، زما د دې دارلخلافه، که خیبر هسپتال دے، که لیډی ریډنگ هسپتال دے، که ایچ ایم سی ده، که بل غټ هسپتال دے، جناب سپیکر، تاسو د هغې حالت ته اوگورئ، سینیئر موسټ پروفیسر دا جبری ریټائرډ شو، سینیئر موسټ ډاکټرز هغه د ایم ټی آئی ایکټ د لاندې مجبوراً بل طرف ته لاړل، پکار دا ده چې په راروان بجټ کښې حکومت په دې باندې ډیر په سنجیدگئ سره غور اوکړی، سیاحت له رازم چې د سیاحت دوئ کوم د سیاحت د مقام Identification کوی-----

(اس مرحلہ پر دوبارہ گھنٹیاں بجائی گئیں)

پکار دا ده چې دا په میرټ اوشی، هزاره ډویژن، ملاکنډ ډویژن، مرجډ ایریاز او بیا زمونږ جنوبی اضلاع په پشاور ویلی کښې د ټورازم سپاټ چې دے، هغه ډیر محدود دی، ډیر د شمار دی، نه ده پکار چې دوئ هغه Identification په داسې شکل کوی چې هغه کښې Nepotism وی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، وائنډ اپ کړئ جی۔

جناب سردار حسین: هاں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنډ اپ کړئ جی، تاسو خپل۔

جناب سردار حسین: ما خو لا څو منټه خبرے اوکړے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو 15 منټ نه زیات اوکړے۔

(قہقہے)

جناب سردار حسین: که یو منټ دې راله نور راکړو، یو څو منټه راله نور راکړه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ښه جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، زه به ایجوکیشن ته راشم، په ایجوکیشن کښې مونږ روښانه پختونخوا پروګرام شروع کړے دے، ستوری د پختونخوا پروګرام مونږ شروع کړے دے، نوے سحر لیپ ټاپ پروګرام مونږ شروع کړے وو، په 2013ء کښې د پی ټی آئی حکومت ووچر سکیم شروع کړو، ما سراج الحق صاحب دې الله ښه ساتی، مونږ د پاره ډیر محترم دے، ما هغه ته اووئیل چې سراج صاحب دا Duplication دے، دا مه شروع کوئ، نن هم تاسو ته به پته وی چې د کروړونو اربونو روپو کرپشن په هغه ووچر سکیم کښې موجود دے، هغه روښانه پختونخوا پروګرام او هغه ستوری د پختونخوا پروګرام ته هغسې Coverage نه ملاویږی، مونږ به ایریګیشن ته راشو، مونږ هر کال چې سیلابونه راشی نو بیا په اربونو روپئ په پروټیکشن ورکس لګوؤ، دا هغه بله ورځ چې احمد د اوبو خبره کړے وه، زمونږ د څو سوؤ اربو روپو هغه اوبه چې دی، هغه ضائع کیږی یا ئے نورې صوبې استعمالوی، پکار دا ده چې دا حکومت Small Ponds جوړ کړی، سمال ډیمز جوړ کړی، ریزروائر جوړ کړی، دا د Agriculture purposes د پاره او دا د بجلئ د پیداوار د پاره دغه ډیمونه دغه Small Ponds استعمالیږی، دغه ریزروائر یو طرف ته به زمونږ سالانه، بیا په سیلابونو که هغه تاوان نه کیږی او زمونږ صوبې ته به ئے ډیره فائده وی، د روډونو په مد کښې زه ضرور حکومت له دا مشوره ورکوم، تجویز ورکوم چې زمونږ د ټولې صوبې روډونه، دا څنګه پبلک پرائیویټ پارټنر شپ دے، په هغې کښې به مونږه هم یو کردار ادا کوؤ، د ټولو ضلعو د سیاسی جماعتونو مشران به راجمع کوؤ، دا کوم ټول ټیکس دے، دې ته به هره ضلع ځان اودره وو، د دې صوبې دا کهنډرات چې دی، زما په حلقه کښې خلق په اپنی مدد آپ، تاسو زمونږه علاقې ته راغلی یئ، تاسو به روډونه لیدلی وی، ډیر بد حال ئے دے، زما

حکومت ته دا خواست دے چې دا د اپوزیشن علاقې چې دی، دا د بجلئ بلونه ورکوی، د د پاکستان باشندګان دی، دا محب وطن باشندګان دی۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر تیسری بار گھنٹیاں بجائی گئیں)

او دا د اپوزیشن په لکھونو، کروړونو چې کوم عوام دی، مهربانی اوکړئ، نور د هغوی نه انتقام مه اخلئ، نور د هغوی سره دشمنی مه کوئ او دا فنډونه ورکړئ، د اپوزیشن علاقو ته، کم از کم دغه هم د صوبې برښه ده، دا کارپکښې روان وی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، جناب وقار احمد خان صاحب، وقار احمد خان صاحب۔۔

جناب وقار احمد خان: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، چشمه رائټ بینک کینال باندې زه هغه Repetition نه غواړم خو چونکه په دې صوبه کښې د تیر اتو کالو نه د پی ټی آئی حکومت دے او د خوش قسمتئ یا د بد قسمتئ نه په مرکز کښې هم د پی ټی آئی حکومت دے ، دا په اول ځل راغلی دی، مرکزی او صوبائی حکومتونه په یو پیج دی، ټولې ادارې په یو پیج دی، په دې وخت کښې زمونږ د دې صوبې آئینی چې کوم حقوق دی، هغه چې دې صوبې ته ملاؤ نه شی، دا زما خیال دے ، زمونږ د دې صوبې به ډیره زیاته بد بختی وی، زما خو دا تجویز دے چې زمونږ دې مشرانو همیشه دې ګورنمنټ ته آفر کړے دے چې مونږ ستاسو سره ولاړ یو، زه نه پوهیږم چې کوم حکومت رازی، هغه په تیرو حکومتوں باندې ټول الزامات لګوی، وائی چې تیر حکومت داسے وه، او تیر حکومت داسے وو، اته کاله زمونږ د دې موجوده پی ټی آئی حکومت په دې صوبه کښې اوشو او دا کوم زیاتې چې د مرکز نه زمونږ د دې صوبې سره روان دے نو پکار دا ده چې زمونږه دا حکومتی غړی راپاسی او مونږ ورسره اودریږو، د دې صوبې د حقوقو د پاره که هغه این ایف سی ایوارډ دے که هغه د بجلئ خالص منافع ده، که هغه نور کوم د دې صوبې حق دے ، زمونږه دا خواست دے ، ځکه چې په تیر حکومتونو کښې په مرکز کښې به د نورو حکومت وو، دلته به وزیر اعلی صاحب اپوزیشن ته وینا اوکړه، دوئ به ورسره لاړل او هلته به ئے دهرنے هم ورکولے او احتجاج به ئے هم کولو، احتجاجونه به ئے هم کول، په شراکت باندې د دې صوبې د دې حق د پاره خو زه او د دې خبرې خو ماته پته نشته چې دوئ ته څه Hurdle دی،

څه مشکلات دی ورته، د دې صوبې د حق د پاره اپوزیشن ورته چغې وهی چې
څه زمونږه حق دے، مونږ د رسره ولاړ یو، زما دا خواست دے چې حکومت دې
راپاسی، په دې وخت کښې چې د دې صوبې حق صوبې ته ملاؤ نه شو نو شاید
چې زما خیال دے، دا به په تاریخ کښې په هغه خبره د ټولو نه هغه سیاه دور
لیکلے کیږی او د صوبې دا عوام به زمونږ دا مشران چرته هم معاف نه کړی،
جناب سپیکر صاحب، دغه خبرې مو کولے، ډیره مربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: شکریہ جناب سپیکر کہ آپ نے ایک بڑے Important issue پہ بات کرنے کا موقع دیا۔ Though I do not get that very often and it's the fifth day I had replied for the time but any way, CRBC left gravity canal, quite a lot of my colleagues spoke about the issue, I am not going to repeat all of them, but there are some additions to those one which they had already discussed. Mr. Speaker Sir, economy of KP, economy of Pakhtunkhwa is agrarian in nature and agriculture contributes to twenty two percent of provincial GDP and forty four percent, forty four of its work, labour work, Janab e Speaker, agrarian economy, and agriculture based economy اور ایگریکلچر کے لئے ایگریکلچر کے لئے پانی نہیں ہے، اب پانی کیوں نہیں ہے؟ کیونکہ ہم پانی ضائع کررہے ہیں اور ہم پانی ضائع کیوں کررہے ہیں؟ کیونکہ اس کے لئے انفراسٹرکچر نہیں ہے، انفراسٹرکچر ہم کیوں Provide نہیں کرسکتے، انفراسٹرکچر کیوں نہیں ہے؟ کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، صوبے کے پاس پیسے نہیں ہیں، اب پیسے کیوں نہیں ہیں؟ کیونکہ ہماری گورنمنٹ ہمارا کیس نہیں لڑسکتی، ہمارا حصہ وفاق سے نہیں مانگ سکتی۔ جناب سپیکر، جناب سپیکر، Kindly, if I could have the attention of the House, please. In 1991 یہ قصہ چلا آرہا تھا کہ ہمارا پانی، ہمارے صوبے کا پانی یہ ضائع ہورہا ہے اور دوسرے صوبے اس سے مستفید ہورہے ہیں 1991 میں وہ ERSA Accord ہوا اور اس کے تحت ہمیں اپنا حق دیا گیا، اب ہمیں جو حق ملا اس سے 3mf, three million acre feet پانی ہمارا اب بھی ضائع ہورہا ہے جس کی قیمت بنتی ہے 587 billion rupees جناب سپیکر، اس پہ بات ہوتی رہی وقتاً فوقتاً اور

2000 میں During Musharaf regime یہ Decide ہوا کہ ہر ایک صوبے کو انفراسٹرکچر کے لئے منصوبہ دیا جائے گا، چاروں صوبوں کو ایک ایک منصوبہ دیا گیا، ایک ایک پراجیکٹ دیا گیا جس میں تھل، کچی رینی اور لفٹ اور CRBC Left gravity پختونخوا کے لئے یہ دیا گیا، باقی تینوں میں، باقی تینوں پراجیکٹس پہ کام مکمل ہو گیا اور ابھی تک بد قسمتی سے پختونخوا کے لئے پی سی ون تک ابھی تک Submit نہیں ہوا۔ جناب سپیکر، یہ صوبے کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے، جب 2016 میں ایک ایم او یو سائن ہوا سی سی آئی میں، جب یہاں پہ پی ٹی آئی کی ہی حکومت تھی اور خٹک صاحب نے ایک ایم او یو سائن کیا سنٹر کے ساتھ کہ ہمارے حصے کا پانی جو ضائع ہو رہا ہے اس کے لئے سی آر بی سی کے لئے Thirty five percent پراونس دے گا اور Sixty five کے Ratio سے وفاق اس کے لئے پیسے دے گا اور اس میں 39th meeting of CCI اس میں Decide ہوا کہ The project CRBC, Project Pc-1 of the CRBC shall be submitted for consideration to ECNEC meeting next month اور یہ ہے 24 ستمبر 2018 میں یہ Decide ہوا کہ ECNEC meeting میں جو Next month ہونی تھی، اس کے لئے پی سی ون اب میں منسٹر سے پوچھتا ہوں Kindly, I would like a response from the responsible Minister, I don't know who will be responding but I would definitely like a response کہ جب۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، صلاح الدین صاحب، آپ کو پہلے بھی یہاں پہ بتایا جا چکا ہے اور میرے خیال سے آپ کو ہاؤس میں ہونا چاہیئے کہ میں کہہ چکا ہوں کہ شوکت یوسفزئی صاحب Respond کریں گے، تو آپ ہاؤس میں ہوں تو آپ کو پتہ چلے۔

جناب صلاح الدین: ٹھیک ہے سر، I am not going to refute that لیکن جب 24 ستمبر 2018 کو کہا گیا کہ Next month آپ پی سی ون جمع کریں ECNEC meeting کے لئے سر، آپ ECNEC کی Hundred of, dozens of meetings اس کی ہو چکی ہیں، کیا آپ یہ PC-1 Submit کر چکے ہیں؟ بالکل نہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup, windup کریں۔
جناب صلاح الدین: جناب سپیکر، بالکل سر، اسی کی طرف آرہا ہوں اور سر صرف سی آر بی سی ہی وہ پراجیکٹ نہیں ہے جس میں ہمارے حصے کا پانی ضائع جارہا ہے، ورسک لفٹ کینال، اس میں بھی یہی حساب کتاب چل رہا ہے۔ جناب سپیکر، When I got elected to this House, I had raised this point at that time as well لیکن ابھی تک اس پہ کوئی معنی خیز بات چیت بھی نہیں ہوئی اور ہمیں تسلی بھی نہیں ہے اس سے، جناب سپیکر، لفٹ کینال، ورسک لفٹ کینال جس کو اوچ نہر، اوچ نہر مطلب Dried نہر، Dried canal شاید کہ منسٹر صاحب کو بھی اس کے بارے میں معلوم ہو؟ پچھلی گورنمنٹ میں اس کے لئے گیارہ ارب روپے انہوں نے مختص کئے تھے جو بعد میں گھٹ کر تین ارب روپے ہو گئے اور اب تو کورونا بھی آچکا ہے، تو شاید کورونا وہ بھی کھا چکا ہو، میری نہر میں آج بھی پانی نہیں ہے اور آج میں اسی نہر سے ہو کر یہاں پہ آیا ہوں، اس میں آج بھی پانی نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, thank you, thank you.

جناب صلاح الدین: تو میرے اس اوچ نہر میں Sir, conclude کر رہا ہوں تو میری ریکویسٹ ہے اور میری استدعا ہے اور میں پوچھنا بھی چاہتا ہوں کہ میرے علاقے میں جس سے پچاسی ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہے، اس میں پانی کب آئے گا؟ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب احتشام جاوید صاحب، یہ سب نام جو ہیں سیریل نمبر سے لکھے ہوئے ہیں، سب سیریل نمبر سے جائیں گے۔ احتشام جاوید صاحب۔ دتهولو جی نمبر ليكلے شوے دے، په خپل سيريل نمبر به كوئ، هم تاسو پخپله وايئ جي چي انصاف كوئ انصاف، او پخپله چي بيا بې نمبرى كوئ، لږ خفه كيږئ مه، ما سره نامې په نمبر ليكلى شوى دى، په خپل يو Sequence باندې، ماته چي كوم Sequence ملاؤ شوے دے زه به هغه Sequence كوم جي۔ احتشام جاويد صاحب اوس دے پاڅيدو، بيا ستاسو نمبر دے۔

جناب احتشام جاوید: شکریہ سپیکر صاحب، انتہائی اہم ٹاپک ہے، ڈی آئی خان کے مستقبل کے حوالے سے ہے، نہ صرف ڈی آئی خان کے مسقبل بلکہ اس صوبے کے مسقبل کے حوالے سے انتہائی اہم پراجیکٹ ہے چشمہ لیفٹ بنک کینال اور تقریباً ہر حکومت کا وعدہ رہا ہے ڈی آئی خان کی عوام کے ساتھ کہ اس حکومت میں

لفٹ بنک کینال بنے گی، آج تک یہ منصوبہ شروع نہ ہو سکا۔ چونکہ صوبہ اور وفاق دونوں حکومتیں ایک پیج پہ ہیں تو ڈی آئی خان کے لوگوں کو بھی ایک امید پیدا ہو گئی ہے کہ اسی حکومت میں چشمہ لفٹ بنک کینال کا منصوبہ شروع بھی ہو گا اور ان شاءاللہ تعالیٰ اس کو عملی جامہ بھی پہنایا جائے گا۔ یہ نہ صرف ڈی آئی خان کا منصوبہ ہے، یہ منصوبہ خیبر پختونخوا کا منصوبہ ہے بلکہ پورے پاکستان کا منصوبہ ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ اس کے بننے سے اس صوبے میں ایک زرعی انقلاب آئے گا، کافی حد تک اس صوبے میں خوراک کی کمی پوری ہو جائے گی۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً تین لاکھ ایکڑ زمین اس سے سیراب ہو گی اور تقریباً چار لاکھ ٹن گندم اس کے بننے کے بعد اضافی پیدا ہو گی۔ تو جناب سپیکر، گزارش یہ ہے کہ بجائے ہماری ترجیحات کچھ اور ہیں، عوامی ضرورتیں کچھ اور ہیں، عوامی مطالبے کچھ اور ہیں، غیر ضروری ترجیحات کو پیچھے رکھ کر ایسے منصوبے جلد از جلد شروع کئے جائیں۔ سپیکر صاحب، میں ایک عرض کرتا چلوں، کافی ڈیٹیل سے ڈسکشن ہوئی ہے لفٹ کینال پہ، آج سے کئی دھائی پہلے ڈی آئی خان میں سی آر بی سی چشمہ رائیٹ بنک کینال بنائی گئی، ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ یہاں پہ ڈیویلپمنٹ پہ اربوں روپے لگائے جاتے ہیں لیکن بعد میں اس کی Maintenance بعد میں اس کی Repairing کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں دیا جاتا اور ڈیپارٹمنٹ پوچھتا تک نہیں ہے۔ جناب سپیکر، سی آر بی سی کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ کئی جگہوں سے بڑے خطرناک حالات بن چکے ہیں اور اگر محکمانہ توجہ نہ دی گئی تو ایک بڑے نقصان کا باعث بنے گی، سی آر بی سی کے ساتھ جو کینال پٹرولنگ روڈز بنائے گئے تھے جو ان پہ Bridges بنائے گئے تھے، وہ آئے روز نئے حادثات کو جنم لیتے ہیں۔ جناب سپیکر، سی آر بی سی جب بنی تھی تو علاقے میں سیم پیدا ہونے کا خدشہ تھا، انہوں نے سیم کے خاتمے کے لئے وہاں پہ Sub main لگائے، وہاں سیم کے نالے بنائے گئے لیکن افسوس کی بات ہے کہ پچیس پچیس سال میں وہ سیم کے نالے صاف نہیں کئے جاتے ہیں۔ ہمارے زمیندار ہمارے کاشتکار وہ چندہ کر کے اپنی انڈسٹریاں اور اپنے مائنز صاف کرتے ہیں اور اپنی زمینوں کے لئے پانی لے جاتے ہیں، میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ لفٹ کینال ہر حال میں بنی چاہیئے لیکن ہمارے پرانے جو Assets ہیں، ہماری سی آر بی سی جو ہے اس کی Maintenance کے لئے، اس کی Repairing کے لئے حالیہ بجٹ میں

جتنے بھی پیسے ان کو ضرورت ہو وہ پیسے ان کے لئے رکھے جائیں تاکہ ہمارے زمینداروں کا مسئلہ حل ہوسکے اور ڈی آئی خان کے لوگوں کو روزگار اور کاروبار کے مواقع میسر آسکیں۔ بڑی مہربانی، سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، صاحبزادہ ثناء صاحب۔

جناب نذیر عباسی: جناب سپیکر صاحب، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Sorry کورم، یہ سیکرٹری صاحب، کورم کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کے لئے گھنٹی بجادیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کورم کو کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت بائیس ممبران ہاؤس میں موجود ہیں۔ دو منٹ کے لئے مزید گھنٹی بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کورم کو کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت ممبران کی تعداد انیتس ہے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام آنریبل ممبرز جو ہیں اپنی سیٹوں پہ چلے جائیں، جب تک وہ سیٹوں پہ نہیں ہونگے تو کاؤنٹ میں شمار نہیں ہونگے۔ تمام ممبرز اپنی سیٹوں پہ چلے جائیں کہ وہ کاؤنٹنگ میں شمار ہوں۔ سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں کہ کاؤنٹ میں شمار ہونگے، اپنی سیٹوں پہ بیٹھ کر، ہاں جی، جب تک آپ سیٹ پہ نہیں ہونگے، اپنی سیٹ پہ نہیں بیٹھیں گے تو کاؤنٹ میں شمار نہیں ہونگے۔ اس وقت ہال میں اٹھائیس ممبران موجود ہیں اور کورم پورا نہیں ہوا۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Thursday, 03rd June, 2021.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 03 جون 2021ء دو پہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)